شبِ انتظار (عینا بیگ)

Episode 1

(تم نہ سہی۔۔تم ہی سہی!)

READERS CHOICE

اس نے آئینے میں خود کو ستائشی نگاہوں سے دیکھا تھا۔سیاہ کالر والی شرٹ کے آستین فولڈ کرتا ہوا وہ اپنے سن گلاسز پہنتا خود پر پرفیوم چھڑکنے لگا۔ہکلائی پر بندھی گھڑی چمک رہی تھی۔کان کی لو کو اپنی انگلیوں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سے مسلتا ہوا سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آیا تھا۔وہ ایک خاموشی جو شور میں بدل گئی تھی'اس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا جہاں دو تگڑے بیل آپس میں سینگ لڑا رہے تھے اور ایک بیل کچھ پیچھے کھڑا بہت خاموشی سے لڑتا دیکھ رہا تھا۔اس کی نگاہوں میں ایک عجیب سا تاثر ابھرا۔وہ انہیں ایسے دیکھنے لگا جیسے محلے کے بدمعاش ہوں اور وہ خود کسی رئیس خاندان سے تعلق رکھنے والا ہو۔۔اس کے بارے میں اندازہ کچھ نہیں معلوم ہوتا تھا۔

"تم وہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟روکتے کیوں نہیں ان جانوروں کو۔۔"ہاں اس کا اشارہ اسی بیل کی طرف تھا جو خاموشی سے دونوں کو لڑتا دیکھ کر دھیرے دھیرے مسکرا رہا تھا۔

"تم چھڑوالو!"گھمبیر آواز ابھری تھی اور وہ کہتے ساتھ ہی مڑ کر کپ میں کافی ڈالنے لگا تھا۔

"میں پیوں یا تم ایک ہی بات ہے!"ان دو بیلوں میں سے ایک غرایا۔

"کیوں ایک بات ہے؟ہمارے درمیان محبت کا کھیل چل رہا ہے!"دوسری بیل نے ایک زوردار ہاتھ اس کی گدی پر مارا تھا جس پر اسے جواب میں زوردار زمین پر پٹخا دیا گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بس کرو!" دور کھڑا وہ تیار خود کی تیاری پر ناز کرتا اب انہیں لڑتا دیکھ کر شدید اکتایا تھا۔ "میں ابی جان کو بلاؤں؟!" اس کی دھاڑ کی آواز ان سب سے اونچی تھی کہ پیالی میں کافی ڈالتے ڈالتے اس کے ہاتھ لرزے تھے۔ اس کی آواز کا کمال تھا کہ وہ دونوں جوان لڑائی بھول کر سیدھے کھڑے ہو گئے۔

"کیا بات ہے چچا! ہیرو لگ رہے ہو!" سفید شرٹ میں ملبوس لڑکے نے اس کا پورا جائزہ لیا تھا۔

"شٹ اپ شاہ ویز! جسٹ کال می مراد! اٹ ول بی انف!" اس نے سر تا پیر اس جوان آدمی کو دیکھا تھا جو قد میں اس کے برابر آتا تھا۔۔ بلکہ وہاں موجود تمام لڑکے اس کے قد کے برابر آتے تھے۔ یکدم ہی دوسرا لڑکا اپنی ہنسی دبانے لگا۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

READERS CHOICE

https://ezreaderschoice.com

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اب چچا کو چچا نہ کہیں تو بیٹا کہیں؟"کافی کا کپ بالآخر لبوں سے لگا لیا تھا۔

"آج اتنی صبح؟"دوسرے لڑکے نے حیرانی سے دیکھا۔

"تم لوگوں کو آفس نہیں جانا؟ گھوڑے کے گھوڑے ہو گئے ہو اور یہاں بچوں کی طرح لڑ رہے ہو۔ شرم آنی چاہیئے۔"وہ رتبے میں بڑا تھا۔رعب جمانے لگا۔"اور ناشتہ؟ وہ کہاں ہے؟ وہ نہیں بنایا تم لوگوں نے؟"

ان تینوں لڑکوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو بھنویں اچکاتے ہوئے کچن کی جانب بڑھ گئے تھے۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے؟"مراد نے جلدی سے کہا۔

"اور ہم نے سن لیا ہے۔ویسے تمہیں کس نے بتایا آج ہم ناشتہ خود بنا رہے ہیں؟"

"اتنے مزے کے پراٹھے ہمارا شاہ ویز ہی بناتا ہے۔"وہ کھسیانا ہوا۔شاہ ویز نے اسے سر تا پیر گھورا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اچھا کھانے کی بات آئی تو اتنی تعریفیں۔ کوئی ضرورت نہیں ہے وجیح اسے کھانا دینے کی۔۔ وطن کا سپاہی ایسے ہی جائے کا ڈیوٹی پر!" وہ تینوں ایکا کرتے ہوئے میز پر لگے ناشتے کی طرف آ گئے اور مراد کو دور کرتے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ مراد نے اپنے خالی پیٹ کو محسوس کیا اور اپنے تینوں بھانجوں بھتیجوں کو دیکھا جو کہیں سے اس کے بھانجے یا بھتیجے نہیں لگتے تھے۔ کچھ تو اس سے بھی بڑے لگتے تھے۔ یہ اس کی اپنی رائے تھی۔

دو پراٹھے اور تین انڈوں سے وہ مل بانٹ کر انصاف کرتے ہوئے بزنس کی باتیں کر رہے تھے۔ مراد نے بے بسی سے سر نفی میں ہلایا اور باہر نکل گیا۔ ان گدھوں کے منہ لگنا بہت بے کار کام ثابت ہونے والا تھا۔

"اس بیچارے کو ایک پراٹھا ہی دے دیتے۔" اپنے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتا ہوا غازی نے لقمہ لیا۔

"اتنا مت سوچو! ڈی ایس پی ہے۔ تگڑا ناشتہ ملے گا اسے وہاں۔" شاہ ویز نے جواب دیا تھا۔ چائے کا گھونٹ بھرتے ہی وجیح کو اچھو لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اس قدر جلی ہوئی چائے!" اس نے شاہ ویز کے آگے کپ رکھتے ہوئے اپنی کافی ہی اٹھا لینی مناسب چاہی۔

"اور یہ مجھ سے اپنے ہاتھ کی بنی چائے۔۔اوہ نہیں 'جلی چائے' کے لیے لڑ رہا تھا۔" غازی نے شاہ ویز کو گھورا تھا۔

لڑکے بھی عجیب خلائی مخلوق ہوتے ہیں۔

پانچ منٹ میں لڑ کر، پانچ منٹ میں سیدھے ہو جاتے ہیں۔

"میں تو جا رہا ہوں جم!" غازی اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ نہیں ساتھ میں جائیں گے۔ ابھی ابی جان کی دھاڑ کی آواز سنائی دے گی۔ دس بجنے والے ہیں اور ہم ابھی تک یہیں بیٹھے ہیں۔" وہ ناشتہ ختم کرتے ہوئے برتن وہیں چھوڑتے اپنے کمروں میں بھاگے تھے۔

---☆☆☆---

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں کہتا تھا نا مائرہ! تم نے مجھے ایک اولاد دی اور وہ بھی ناکارہ!" اسے اس چہرے کے کڑوے تاثرات یاد آئے اور وہ آنکھیں میچ گیا۔ "میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں کیوں نہیں کی اٹینڈ کی وہ میٹنگ؟" اسے وہ چیخنے کی آواز سنائی دی۔ وہ ہنوز شیشے کے سامنے کھڑا اپنی بندھی ہوئی ٹائی دوبارہ سے باندھ رہا تھا۔ "میں گالی نہیں دے رہا مگر مجھے شک ہے کہ یہ میری اولاد ہے یا نہیں۔۔ نہیں میرا خون ایسا نہیں ہو سکتا۔" یہ ایک گالی ہی تو تھی۔ اس نے یکدم سرخ ہوتی آنکھوں کو ادھ کھلا چھوڑا۔ چھبیس سال نجانے کیسے گزر گئے۔ وہ خود کو تکتا رہ گیا۔ بھرے بازو اور فٹ شرٹ کی وجہ سے ابھرتی ہوئی بازو کی رگیں صاف محسوس ہوتی تھیں۔ وہ جہانگیر خان کی اولاد تھا۔ اس قدر پرکشش کہ آنکھوں کو بھا جائے۔

"تم ایک لوزر ہو وجیح! تم ایک کامیاب باپ کی ایک لوزر اولاد ہو۔" وہ آواز اور اس کی کرختگی۔ ایک کرواہٹ کا احساس پورے بدن میں پھیل گیا۔ گویا اب آئینہ بھی تنگ کر رہا ہو' اس نے موبائل اٹھایا اور باہر نکل گیا۔ یہ اذیت ان سب اذیت پر بھاری تھی کہ جس آنکھ سے دنیا والے اس کے باپ کو دیکھ کر فخر کرتے ہیں' وہ ان میں شامل کبھی نہیں ہو سکا۔

READERS CHOICE

اسے اسکیپ چاہیے تھا۔۔

حقیقت پسند بنتے بنتے حقیقت سے اب تھوڑی دیر فراری چاہیے تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم جا رہے ہو آفس؟" ابی جان کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ ایک خاص شال پیچھے سے ان کے دو کندھوں کو چھپا رہی تھی۔

"جی۔" البتہ وہ اپنی آنکھوں کی سرخی نہ چھپا سکا۔ "آپ اتنی جلدی اٹھ گئے۔

"جانتے ہو میں جلدی کبھی کبھی اٹھ ہی جایا کرتا ہوں وجیح! تا کہ ان رازوں کو جان سکوں جو تم مجھ سے چھپاتے ہو۔" وہ ان کا نواسا تھا۔ وہ اس کی رگ رگ سے واقف تھے۔ لمبا جوان اور اپنے نام کی طرح پرکشش۔۔

"آج کوئی راز نہیں ہے ابی۔ میں آفس سے آکر بات کرتا ہوں۔" گھمبیر آواز مگر دھیمی۔

"آر یو شیور؟"

"میں ٹھیک ہوں ابی۔ بلکہ میں ایسا ہی تو ہوں۔ آج آپ کو جانے کیوں مختلف لگ رہا ہوں۔ ابھی چلتا ہوں گھر آکر بات کروں گا۔" وہ اپنا لیپ ٹاپ اٹھاتا ہوا باہر نکل گیا اور ابی جان اس کی پشت تکتے رہ گئے۔ آنکھوں کا کترانا عام بات تو نہیں تھی۔

---☆☆☆---

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے اپنے بالوں کو ہاتھوں کی زور پر پیچھے کیے تھے۔ہاں یہ اب کافی بڑھ گئے تھے جنہیں وہ کٹوانا سرے سے بھول چکا تھا۔البتہ بھلے لگتے تھے۔ہلکی ہلکی مونچھیں اور شیو اس کی کشش بڑھاتی تھی۔اس نے آفس چیئر پیچھے کرتے ہوئے گلاس وال سے باہر کا نظارہ دیکھا۔اسے دوشناسائی نظر آئے۔آفس بلڈنگ کے ساتھ نیچے اسپورٹس بائیک کا جائزہ لیتے وہ دو نفوس کوئی اور نہیں اس کے اپنے یار تھے۔

"سر غازی! یہ عابد صاحب نے فائل بھجوائی ہے۔آپ کے دستخط کی ضرورت ہے۔"امپلائی اس کے سامنے کھڑے تھا جب وہ فائل دیکھتے ساتھ ہی شاطرانہ انداز میں مسکرایا۔

"نہیں مجھے یہ ڈیل نہیں پسند۔میں اس پر دستخط نہیں کروں گا۔"اس نے دوبارہ وہ فائل میز پر رکھی اور ذراسی گردن پھیر کر نیچے کے مناظر دیکھنے لگا۔

"مگر سر عابد صاحب نے کہا۔۔"وہ کنفیوز نظر آتا تھا۔یکدم ہی غازی نے اس کی بات کاٹی۔

"عابد صاحب عہدے میں مجھ سے بڑے یا میں؟"اس کے ماتھے پر شکنیں پھیلیں۔

"آپ۔۔آئم سوری!"وہ جھینپ سا گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ان سے کہہ دو غازی صاحب کو اس ڈیل میں دلچسپی نہیں۔۔: وہ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک نظر نیچے کے مناظر دیکھتا ہوا میز سے موبائل اٹھانے بڑھا۔

"او کے سر!" اس نے فائل اٹھا کر تابع داری سے کہا۔

"اور ہاں۔۔ان سے کہنا کہ کام اسمارٹلی کیا کریں۔اتنی محنت کر کے ایسی لو کوالٹی ڈیلز نہ پیش کیا کریں۔ میرا وقت ضائع ہوتا ہے۔" ماتھے کی شکنیں بڑھ چکی تھی اور وہ امپلائی گڑبڑاتا ہوا نکل گیا تھا۔وہ دوبارہ شیشے کے پار نیچے شاہ ویز اور وجیح کو دیکھنے لگا جو شاہ ویز کی خریدی نیو اسپورٹس بائیک کا جائزہ لے رہے تھے۔

---☆☆☆---

"تمہیں شرم نہیں ہے نالڑکے!" ابی نے گھورا تھا اور شاہ ویز کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"شرم چھوڑیں حیا کی بات کریں نا ابی۔" اس نے بے شرمی سے کہا تو ابی نے اسے جواباً گھورا۔

"ابھی غیر شادی شدہ ہو تو فضولیات میں خرچ کر لیتے ہو پیسہ مگر شادی کے بعد ایسا نہیں ہوتا لڑکے۔ جب بیوی آئے گی تو بتائے گی۔" انہوں نے اپنی مخصوص شال درست کی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وہ کیوں بتائے گی' وہ چلائے گی۔۔ میرے ساتھ اسپورٹس بائیک! ہم پھر اپنے بچوں کو آگے ٹنکی پر بٹھائیں گے اور ان کی نانی کے گھر جائیں گے۔" اس کے واحیات مذاق پر ابی کو بھی حیا آگئی۔

"مراد اس بے غیرت کو میری نظر سے دور کرو اس سے پہلے ہم اسے ساری زندگی کنوارہ ہی رکھیں۔" انہوں نے برابر رکھی چھڑی اس کے بازو پر اتنی زور سے ماری کے وہ بازو سہلاتا رہ گیا۔

"اس پورے گھر میں اگر کوئی واحیات باتیں کرتا ہے تو وہ تم ہو شاہ ویز!" مراد نے اسے گھورا۔

"میری غلطی نہیں ہے اگر کسی کو میری بیوی سے مسلہ ہے۔" اس نے کندھے اچکائے۔ "اچھا اس دن جب زمل کال پر اپنی شادی کی باتیں کر رہی تھیں تو سب بڑھاوا دے رہے تھے کہ لڑکا ایسا ڈھونڈیں گے۔۔ میں نے اپنے مستقبل میں ہونے والے بچے کو بائیک کی ٹنکی پر بٹھادیا تو مجھے واحیات کہہ دیا۔ ویسے مراد، کنوارہ میں نہیں تم رہ جاؤ گے۔ چالیس کے بہت نزدیک ہو۔" وہ مسکرایا تو مراد نے اسے دانت پیستے ہوئے دیکھا۔

"کہاں شاہ ویز! ابھی تو مراد صرف چھتیس کا ہے۔ میں نے سوچا ہے اپنے مراد ڈی ایس پی کے لیے اپنی چچی خود ڈھونڈوں گا۔" غازی لان میں آیا تھا۔ بھلا وہ کون سا موقع کبھی چھوڑتا تھا۔ ابی نے بیٹے کو دیکھا تھا۔ چھتیس سال کی عمر میں اس کی شخصیت میں والہانہ پن تھا۔ رخسار پر گہرے ڈمپل اور ہیزل

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آنکھیں۔۔اس کی مسکراہٹ میں ایک چمک تھی جو اس کی ماں جیسی تھی۔ابی دھیما سا مسکرائے۔وہ کوٹ پینٹ میں موجود فارمل ڈریسنگ کیے ایک بے پناہ سلجھا ہوا ہینڈسم مرد لگ رہا تھا۔

"یاد رہے چچی تیز طرار نہیں ہونی چاہیے۔خاموش اور دھیمے مزاج کی چچی لانا۔" مراد نے گفتگو کے مزے لیے۔

"خود کی زبان بند نہیں ہوتی۔وہ اگر نہیں بولے گی تو تم ہی بولتے رہو گے اور پھر وہ سن سن کر بہری ہو جائے گی۔" غازی کا قہقہہ گونجا۔ابی بس مسکراتے جاتے اور اپنی اولادوں کو محبت سے تکتے جاتے۔ انہیں ویج کی شدید کمی محسوس ہوئی مگر وہ آج یہاں نہیں آنے والا تھا۔وہ جانتے تھے وہ کہاں ہوگا۔آج ابی کا موڈ کافی اچھا تھا۔وہ گنگناتے ہوئے اٹھے اور کمرے کی راہ لے لی۔

"کل صبح ناشتہ کوئٹہ ہوٹل میں کرتے ہیں۔میں تھک گیا ہوں اپنے ہاتھ کے جلے پراٹھے کھا کھا کر۔۔" شاہ ویز نے اپنے خیال کا اظہار کیا تھا۔

"باخدا آفس میں وقت گزار گزار کر زندگی کے مزے ہی بھول گیا ہوں۔ کل صبح ہوٹل جاتے ہیں پھر گوادر کے لیے نکلتے ہیں۔" غازی کا چہرہ چمکا۔وہ ایسے پلانز بنانے میں ماہر تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آفس میں وقت گزار گزار کر یا عابد اعوان صاحب کی ڈیلز ریجیکٹ کرتے کرتے؟" طنز کیا تھا۔

"کون عابد اعوان صاحب؟ گھر میں بیٹھ کر آفس کے لوگوں کا ذکر ہی کیوں۔" اس کی بتیسی چمک رہی تھی۔

"بے غیرت، ذلیل اولاد!" ایک چنگھاڑتی ہوئی آواز آئی تھی اور ساتھ ہی غازی کی کمر پر دھپ سے پڑا تھا۔ وہ اٹھ کر تیزی سے دور ہٹا۔ وہاں بیٹھے تمام نفوس نے لبوں کی مسکراہٹ ہاتھوں کو منہ پر رکھ چھپائی تھی۔

"کیا ہو گیا ابا؟" وہ ایک فلائنگ چپل سے بچنے میں کامیاب تھا مگر دوسری اس کی کمر پر لگی تھی۔ وہ کراہ اٹھا۔

"باپ کو مشورے دیتا ہے۔ باپ کو دوسرے امپلائز کے ذریعے کہلواتا ہے کہ اسمارٹلی کام کریں۔" وہ پیچھے تھے اس کے اور غازی آگے۔۔

"ابی نے پہلے بھی کہا تھا کہ آفس کے معاملات گھر میں ڈسکس نہیں کرتے!"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں نے ابی کو کہا تھا میری اولاد کو میں بہت اچھے سے جانتا ہوں پھر وہ عہدہ نہ دیں جو میرے عہدے سے اونچا ہو' لو دیکھ لو! آفس میں تو میں تمہارے اونچے عہدے کی وجہ سے کچھ کہہ نہیں سکتا اور گھر میں بھی اب ڈسکس نہ کروں۔"

وہ اپنے بالوں کو خراب نہیں ہوتا دیکھ سکتا تھا۔اس نے تیزی سے ہیٹ پہن لی اور دیوار پر چڑھ گیا۔عابد اعوان کی رفتار رکنی ہی تھی۔ وہ آس پاس چپل ڈھونڈنے لگا۔

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے ایک انسان کے پاؤں میں دو جوتیاں ہوتی ہیں اور یہاں میرے علاوہ تین لوگ موجود ہیں اور ان کی ملا کر کل چھ چپلیں میں کھا چکا ہوں اب سب کے پیر خالی اور ان کی چپلیں آپ کی پہنچ سے دور ہیں۔" دونوں ہاتھ کمرے پر رکھے ہوئے تھے۔

"بھائی آپ کیوں اپنی طبیعت خراب کرتے ہیں۔" مراد تیزی سے آیا تھا۔

"یہ الو کا پٹھا جب سے پیدا ہوا ہے تب سے میری طبیعت ہی خراب رہتی ہے۔" ان کی سانسیں پھول رہی تھیں۔

READERS CHOICE

"غازی یار تو تھکتا نہیں ہے تو انہیں تنگ کر کے؟" مراد نے سمجھانا چاہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"انرجی بوسٹ ہو جاتی ہے اور میں تنگ ہی کہاں کرتا ہوں۔بس ذرا سی ڈیل ہی ریجیکٹ کی ہے انہوں بیٹے کو ہی پیٹنا شروع کر دیا۔عابد صاحب ذرا کو سانس لیں۔" وہ مکمل اطمینان سے بولا۔

"بے غیرت باپ کو نام سے بلاتا ہے۔" شاہ ویز البتہ ہنسی روکنے کی کوششوں میں لگا تھا۔"تجھے بھی تیری جیسی اولاد ملے گی اور خدا کرے بیوی بھی ایسی ہی ملے۔" غازی ان کی بات پر اپنے دل کی جانب ہاتھ رکھتا ہوا ایک ادا سے باپ کو دیکھنے لگا۔

"ہائے ابا میری شادی اور بچے بھی سوچ رکھے ہیں؟ کتنے ہوں گے پھر؟" باپ کو تنگ کرنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

"بے حیا آدمی! چھبیس سال کا ہو گیا ہے اس عمر میں لڑکے سنجیدہ ہوتے ہیں تیری بے حیائی نہیں جا رہی۔" اسے گالیوں سے نوازتے ہوئے وہ غصے سے اندر چلے گئے۔

"آجاؤ چچا چلے گئے۔" شاہ ویز نے آواز دی تو مراد کا ہاتھ پکڑ کر نیچے کودا تھا۔

"ہاں تو پھر گوادر والا پلان کا کیا ہوا؟" وہ واقعی ڈھیٹ تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"گوادر والا پلان کسی اور دن! خود تم لوگ خاندانی بزنس کو سنبھالتے ہو میری جاب ایسی نہیں کہ اپنی مرضی سے کسی بھی دن کا آف کرلوں۔" مراد ٹانگیں دوسری چیئر پر رکھتے ہوئے سکون سے بیٹھا۔

"تو کس نے کہا تھا پولیس کا پیشہ اپناؤ۔" شاہ ویز نے گفتگو میں لقمہ لیا۔

"یہ جو اتنا پروٹوکول تم لوگوں کو ملتا ہے وہ میری ڈی ایس پی کی پوزیشن سے ہی ملتا ہے۔"

"ڈی ایس پی کی شہرت کا کیا فائدہ جب ابھی تک تم کسی کی اور کوئی تمہاری محبت میں گرفتار ہی نہیں ہو سکی۔" غازی نے مسکراہٹ دبائی تو مراد زوردار ہنسا۔

"جس دن مجھے کوئی پسند آیا بس اسی سے شادی کرلوں گا اب تم لوگ میری شادی کے علاوہ اپنی شادیوں کا سوچو!"

"تم یہ سوچو کوئی بھی لڑکی تم سے شادی کرے گی جب اسے پتا چلے گا کہ تمہارے بھانجے چھ نہیں چھبیس چھبیس سال کے ہیں اور ماشاءاللہ پورے تین ہیں؟ ساتھ میں بھانجیوں میں فرحانہ پھپھو کی نور اور تحریم کو بھی ملا لو۔ وہ بھی بیس بائیس سال کی ہیں۔" شاہ ویز کا یہ کہنا تھا کہ غازی کو مزید ہنسنے کا موقع ملا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بلکہ ایک اور بات سوچو ہم اس لڑکی کو چچی بلائیں گے تو وہ تو اگلے دن ہی فرار ہو جائے گی۔ معذرت بھائی! تمہاری شادی نہیں ہو سکتی میں نے خدشہ ظاہر کر دیا ہے۔" غازی نے جیب سے سگریٹ نکال کر سلگائی تھی۔

"تم لوگ رہنے ہی دو۔" مراد نے اس کے ڈبے سے ایک سگریٹ اپنے لیے بھی نکالی۔ "فالحال ہم فجر کے وقت کوئٹہ ہوٹل جا رہے ہیں اور مجھے نیند نہیں آ رہی تو میں جاگ رہا ہوں گا۔ وجیح کو بھی کہہ دو کہ ہم سے وہیں مل لے۔ وہ آج اپنے گھر پر ہی ٹھہرے گا۔" اس نے کہتے ساتھ ہی آنکھیں موند لیں۔ شاہ ویز نے بھی آدھے چاند کو دیکھتے دیکھتے آنکھیں موند لیں۔

---☆☆☆---

اس نے خان ہاؤس کا دروازہ دیکھا تھا اور دیکھتے ساتھ ہی ایک گہری سانس بھری تھی۔ ایک امتحان!

"کہاں تھے اس وقت؟" وہ گھر میں داخل ہوا تھا جب اس نے آواز سنی تھی۔ اس نے ایک نظر باپ کو دیکھا تھا اور گہری سانس بھری تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے ایک نظر دیکھتے ہوئے گھڑی کی جانب دیکھا جو نو بجا رہی تھی اور پھر دوبارہ باپ کو گہری نگاہوں سے تکنے لگا جیسے بتا رہا ہو کہ یہ وقت اس کے آفس سے آنے کا ہے۔ یہ سوال بے ڈھنگا تھا' وہ جانتے تھے اس وقت وہ صحیح کہا ہوتا ہے۔۔ کچھ باتوں کے علاوہ وہ سب جانتے تھے۔

"میری پرسوں ایک پریس کانفرینس ہے۔ آجانا وہاں دوسرے پولیٹیکل لیڈرز بھی ہوں گے۔" انہوں نے اپنے چہرے کے سامنے اخبار پھیلا لیا گویا بات ہی ختم کر دی۔ اس نے ایک نظر باپ کو دیکھا اور دوسری طرف وال مرر میں اپنا اور باپ کا عکس دیکھنے لگا۔ وہ خوبرو لمبا ہینڈسم مرد تھا جس نے اپنے باپ سے اپنے لیے کبھی تعریف نہ سنی تھی۔ "ویسے بھی تم ایک ناکامیاب مرد ہو۔ میرے پاس طاقت ہے پیسہ ہے مگر تم نے اعوان خاندان کو گویا اپنا گاڈ فادر بنا رکھا ہے جو تمہیں صرف پیسہ دیتی ہے مگر شہرت نہیں' نام نہیں۔۔" وہ کیا کہتا کہ اسے طاقت کی ضرورت بھی نہیں تھی' ایسی طاقت جو سگے بیٹے کو خود سے دور کر دے۔ ایسی طاقت جو بیٹے کے خون پر شک کرے اور ایسی طاقت جو اپنی بیوی کو گالی دیتے وقت بھی شرم نہ دلائے۔

وہ بغیر چینج کیے ہی بستر پر دھپ سے لیٹ گیا تھا۔ جب تک مائرہ اس کے لیے کھانا لائی تھیں وہ سو چکا تھا۔ جب تک وہ جاگا رہتا تھا اس کے چہرے کے تاثرات سے لوگ اس کے مزاج کی سختی کو بھانپ لیا کرتے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تھے۔وہ سنجیدہ نظر آتا تھا مگر اب سو رہا تھا تو لگتا تھا کہ اس سے زیادہ معصوم کوئی نہیں ہو سکتا۔انہوں نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تو اس کی آنکھیں یکدم ہی کھلی تھیں۔ گویا کوئی برا خواب دیکھا ہو اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"آپ؟"اسے حیرانی ہوئی۔

"ہاں میں۔۔یہ کھانا کھالو۔"ان کے لہجے میں پیار تھا۔

"بھوک نہیں ہے۔"موبائل پر بپ ہوئی تو اس نے میسج دیکھا۔شاہ ویز کی طرف سے تھا۔وہ صبح ہوٹل آنے کا کہہ رہا تھا۔وہ اس کا جواب ٹائپ کرنے لگا۔

"میں کھلا دیتی ہوں۔"انہوں نے اس کی مصروفیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے لقمہ اس کے منہ میں ڈال دیا۔

"آپ نے کھالیا؟"اسے یکدم ہی خیال آیا۔

"تمہارے بابا آئیں گے تو کھاؤں گی۔وہ باہر گئے ہیں۔"انہوں نے دوسرا نوالہ اس کے منہ کے قریب کیا۔

"بارہ بج رہے ہیں۔کب کھائیں گی؟ کھالیں انہیں بعد میں کھانا لگادے گا۔"اس نے ماتھا مسلا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں نے کھانا ان کے بغیر کھایا تو تم جانتے ہو کتنا ہنگامہ ہو گا۔"

"تھکتی نہیں ہیں آپ؟ ان کے آگے پیچھے گھومتے ہوئے؟ آپ کو صرف ان کی عزت کا خیال رہتا ہے اپنے بارے میں کیا سوچا آپ نے؟" اس کے مزاج میں سرد مہری تھی کہ وہ کچھ نہ کہہ سکیں۔

"اب تو میں تب ہی خوش ہوں گی جب تمہاری شادی ہو گی۔" ان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ استہزایہ ہنسا۔

"آپ کو لگتا ہے میں شادی کروں گا؟ اور کروں گا تو اس گھر میں لے کر آؤں گا؟ میں شادی ہی نہیں کروں گا۔ اس حقیقت کو مٹا نہیں سکتا کہ میں جہانگیر خان کا بیٹا ہوں اور نا چاہتے ہوئے ان کے مزاج کا کچھ حصہ مجھ میں بھی آیا ہے۔ میں کبھی کسی لڑکی کی زندگی برباد نہیں کروں گا جیسے انہوں نے کی۔۔ میری نظر میں ہر شخص کی عزت ہے 'میں اپنی عزت کے لیے دوسروں کو برا محسوس نہیں کروا سکتا۔"

اس نے ان کی ہاتھ سے پلیٹ لے کر ایک نوالے کا چمچ ان کی طرف بڑھایا تو وہ دکھ سے تکتی رہ گئیں۔

"تمہیں خوف ہے خود سے کہ کہیں غصے کے مارے تم وہ شخص نہ بن جاؤ جیسے جہانگیر ہیں؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مجھے ان کے خیالات اور مزاج سے نفرت ہے مگر میں اس حقیقت کو بھی نہیں جھٹلا سکتا کہ میرے مزاج میں بھی وہی سختی ہے۔ کہیں میں وہی نہ بن جاؤں۔۔ کم از کم اس بات کو ہر بات کے زور پر کہہ سکتا ہوں کہ اگر میں نے شادی کی اور خدا نے مجھے اولاد سے نوازہ تو میں اسے اپنی اولاد نہ ہونے کی گالی نہیں دوں گا۔" اس کے مزاج کی تلخی ہی تھی کہ مائرہ کے آنکھوں سے آنسو آ گئے۔

"میں انہیں نہیں بدل سکتی۔ میں نے بہت کوشش کی ہے۔ میں نے ہمت نہیں ہاری۔۔ مگر وہ نہیں بدلتے۔"

"آپ کی غلطی ہی یہی ہے کہ آپ نے ہمت نہیں ہاری۔ انسان شادی اس لیے نہیں کرتا کہ ساری زندگی دوسرے کو سدھارنے میں لگ جائے اور اپنی زندگی برباد کردے۔ ابی تو کبھی ظالم نہیں تھے۔ آپ پلٹ جاتیں تو ابی کبھی کچھ نہ کہتے۔" نجانے وہ کہتے کہتے کب رکا۔ شاید اس نے ماں کا بھیگا ہوا چہرہ دیکھ لیا تھا۔ انہیں دکھ ہوا تھا۔ اس وقت وجیح کو لگا اسے اتنا نہیں بولنا چاہیئے تھا۔ اس نے ماں کے آنسو تیزی سے صاف کیے اور ان کے ہاتھ چوم لیے۔ "میں واقعی بہت برا ہوں۔ دکھی کر دیتا ہوں۔ پتا نہیں شاید بابا ٹھیک ہی کہتے ہیں۔۔" پہلے اس کی ماں اس کے باپ کی وجہ سے روتی تھی آج اس کی وجہ سے بھی رو پڑی۔ اس کو اس قدر تکلیف ہوئی کہ اسے یقین ہو گیا کہ وہ اپنے باپ کا ہی بیٹا ہے جو اپنے مزاج

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سے کسی کو بھی تکلیف پہنچا سکتا ہے۔ وہ مزید خود سے ڈر گیا۔ کیسے کہتا اماں کو کہ وہ اسی لیے شادی نہیں کرنا چاہے گا۔ "میں بس یونہی۔۔" آنکھیں اب جلد ہی سرخ ہو جایا کرتی تھیں۔

"مجھ میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ تمہیں چھوڑ کر چلی جاؤں۔ تمہارا باپ تمہیں کبھی مجھے نہ دیتا اگر میں راہیں جدا کر لیتی۔" جہانگیر کو وجیح کو اپنی طرح بنانا تھا۔۔ڈومنٹ پر سنلٹی! سیاست میں کرسی اس کے نام کرنی تھی۔۔

"اچھا آئم سوری! یہ نوالہ لے لیں۔ میں آئندہ ایسی کوئی بات نہ کرنے کی کوشش کروں گا۔" وہ جھینپ گیا۔۔اتنا کہ اسے خود پر غصہ آنے لگا۔ پھر نجانے کتنی دیر وہ ان سے باتیں کرتا رہا۔ وہ اس کی زندگی پہلی اور اکلوتی عورت تھیں جن کے آگے وہ سب سے زیادہ بولتا اور ہنستا تھا۔

---☆☆☆---

صبح کا سویرا ہر سو پھیلا ہوا تھا۔ چڑیوں کی آواز کانوں میں ساز کی طرح گھل رہی تھیں۔ ہلکی ہلکی ٹھنڈ کا احساس موسم کی خوبصورتی بڑھا رہا تھا۔ وہ چاروں کھلے آسمان کے نیچے کرسیاں لگائے بیٹھے تھے۔ شاید یہ دن بے حد مطمئن دنوں میں سے ایک تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آئے ہائے ہائے۔۔ کیا مزہ ہے ہوٹل کی چائے کا۔۔" چائے کا ذائقہ زبان پر محسوس ہوتے ہیں غازی خود ہی بول اٹھا تھا۔

"امی بتا رہی تھیں کہ فرحان چچا کے بچے کراچی آ رہے ہیں۔" شاہ ویز نے بات آغاز کرنے کے لیے یوں بات کی۔

"اور فرحان چچا؟"

"بھائی بھابھی بھی کچھ وقت میں آجائیں گے۔ وہ اب پر منٹلی یہیں شفٹ ہو جائیں گے۔" مراد نے گھونٹ بھرا۔

"خیریت اتنے سال آسٹریلیا میں گزارنے کے بعد یہاں ہمیشہ رہنے کی نیت سے آ رہے ہیں؟" غازی کو حیرانی ہوئی البتہ مراد اس سب میں خاموش تھا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔

"ہاں وہ زمل اور حذیفہ کو فالحال یہاں بھیج رہے ہیں تاکہ وہ سیٹ ہو جائیں۔ باہر کی زندگی پاکستان کی زندگی سے بہت مختلف ہے۔ اگر زمل، حذیفہ یہاں نہ رہ سکے تو وہ شاید اپنا ارادہ بدل لیں۔" کل رات ہی مراد کی اپنے بھائی فرحان سے بات ہوئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"امیروں کے بھی کیا شوق ہوتے ہیں۔" غازی زور سے ہنسا۔" چلو اچھا ہے اعوان ہاؤس میں لڑکوں کی بھیڑ میں ایک لڑکی ہو گی۔اسے ڈرانے دھمکانے میں مزہ آئے گا۔"اس کے ارادوں پر مراد نے اسے گھورا تھا۔

"خدا کا واسطہ ہے اپنا بیکار ہیومر اس پر ضائع مت کرنا۔"

"مجھے یاد ہے وہ۔۔اس کی آنکھیں ہیزل تھیں۔"یکدم ہی ویج بولا تھا۔اس پوری گفتگو میں پہلی بار۔۔ لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔یکدم ہی سب چونکے۔

"خیریت ہے؟اس میں مسکرانے والی کیا بات تھی؟"شاہ ویز نے طنز کیا تھا۔بھلا جو کافی دن بغیر مسکرائے رہ سکتا تھا'وہ زمل کی آنکھوں کے بارے میں بیان کرتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

"نہیں میں مسکرا نہیں رہا۔"اس نے گلا کھنکھارا۔

"نہیں تم مسکرا رہے ہو۔"غازی مسکرایا۔"اس لڑکے کو نظر میں رکھنا۔"

"اس کی ہیزل آنکھوں میں کیا بات کہ تم مسکرا دیے؟"شاہ ویز نے البتہ بات کی کھال اکھیڑی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اس کی ہیزل آنکھوں میں یہ بات ہے کہ اسے وہ آنکھیں میری ماں سے ملی ہیں۔ہیزل آنکھیں جنہیں میں روز دیکھتا ہوں۔"

مراد مسکرا دیا۔

"تمہاری اماں کی آنکھیں تو مجھے بھی ملی ہیں۔میرا تو نام لیتے ہوئے تم کبھی نہیں مسکرائے۔"مراد کیوں پیچھے ہٹتا۔

شاہ ویز اور غازی یک ساتھ ہنسے۔

"تمہیں دیکھ کر گھر کا مالی بھی نہیں مسکراتا چچا'بھانجا خاک مسکرائے گا؟"غازی کی عادت میں روسٹ کرنا تھا۔

"تم لوگ تو بے کار میں ہنستے ہو مجھ پر۔۔بھلے ابی کی آخری اور بڑھاپے کی اولاد ہوں لیکن خدا نے سب سے زیادہ حسن بھی پھر مجھے ہی دیا ہے۔"وہ جھوٹ نہیں کہتا تھا۔وہ ذرا سا مسکرایا تو ڈمپل گہرے ہوئے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اچھا چلو اب مبالغہ آرائی تو نہ کرو۔ مان لیا تم خوبصورت ہو بس شادی ایک مسلہ بن گئی ہے۔ خیر ہے لے آئیں گے ہم کوئی چچی۔"

"ویسے مجھے شادی کرنے کی جلدی ہے نہیں اور نہ ہی ایسی کوئی تڑپ! تم لوگ بے غیرت ہو خواہ مخوا ذلیل کیا ہوا ہے۔ اس دن پڑوس والے کریم صاحب کہہ رہے تھے کہ تمہارے بھتیجوں نے بتایا کہ تمہارے لیے رشتہ ڈھونڈا جا رہا ہے۔ اپنی بہن کی بیٹی کا رشتہ دینے لگ گئے۔ بدنام کر کے رکھ دیا ہے پورے محلے میں تم لوگوں نے!" اسے یاد آیا تو غصہ کرنے لگا۔

"بہن کی بیٹی؟ وہ زوبیہ؟" وجیح قدرے امپریس ہوا۔

"خدا کا واسطہ ہے اس کا نام نہ لو۔ جس دن اس کا نام لیتا ہوں وہ گھر پر آدھمکتی ہے۔" اب کی بار اس نے ہاتھ جوڑ لیے۔

"میں بالکل بھی اسے اپنی چچی کے روپ میں برداشت نہیں کر سکتا۔" شاہویز نے تیزی سے سر نفی میں ہلایا۔

"وہ واقعی تمہیں پسند کرتی ہے۔" وجیح نے گویا اسے جلایا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں تو انجیلنا جولی کو بھی پسند کرتا ہوں۔اس سے شادی کرلوں گا کیا؟" مراد نے اسے برابر گھورا تو وہ ذراسا مسکرایا۔

"آخر میں ابی کا فیصلہ ہو گا۔ چلو بھائیوں میں تو چلتا ہوں۔نو بج گئے ہیں!" وجیح کے پاس ان کی بکواس سننے کا وقت نہیں تھا۔وہ چابی میز سے اٹھاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

---☆☆☆---

وجیح گھر میں داخل ہوا تھا جب اس کی نظر سامنے پڑی تھی۔ذراسی بنھویں اچک کر بیٹھیں اور وہ آگے نکل گیا۔اس کے پیچھے ہی شاہ ویز اور غازی داخل ہوئے تھے اور سامنے موجود شخص کو کھڑا پا کر انہوں نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

"مراد!" شاہ ویز نے آواز دی۔وہ جو گاڑی کو لاک کر رہا تھا اس کی آواز پر پلٹا۔

"کیا ہوا؟ گاڑی کا کام کر کے آرہا ہوں۔"

"ہاں ایک ضروری کام تمہارا اندر بھی انتظار کر رہا ہے۔" کہتے ساتھ ہی وہ رفو چکر ہوئے تھے۔وہ کچھ نہ سمجھتا ہوا اندر کو ہی آیا تھا جب اس کی سانس حلق میں ہی اٹک گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہیلو!" وہ شرمائی شرمائی گلابی ہوتے رخساروں کے ساتھ بولی۔

"ہے۔۔لو۔" ہاں وہ جب اس کا نام لیتا تھا وہ اس دن ہی گھر کو آجایا کرتی تھی' مگر اتنی جلدی یہ اسے آج احساس ہوا۔ "تمہیں کیسے پتا چلتا ہے کہ میں کس دن تمہارا نام لیتا ہوں۔" اسے خوف سا آنے لگا اس سے۔۔ نجانے وہ کیوں اس کے سامنے آجایا کرتی تھی۔

"تم میرا نام لیتے ہو رومی!" اس کی آنکھوں میں بے باکی تھی۔ مراد دور کو ہٹا۔

"رومی؟ یہ کیا اب بے کار سا نام دیا ہے تم نے مجھے؟" اسے چڑ ہوئی تو وہ سائڈ سے نکلتا ہوا تیزی سے اندر جانے لگا۔

"دیکھو میں نے تمہارے لیے کھیر بنائی!" اس نے پیالہ آگے لہرایا۔

"خدا کا واسطہ ہے تم میرے لیے کچھ نہ بنایا کرو! بلکہ کچن سے ہی دور رہا کرو۔ جو کھاتا ہے وہ چار فٹ غصے سے اچھلتا ہے۔ اور میرے ابی سے اپنے کھانے کی تمام ڈشز دور رکھنا۔ یہ جو تم نمبر بڑھانے کے لیے میرے گھر والوں کی مدد کرتی ہو سب نظر آتا ہے مجھے! ہزار بار کہا ہے کہ نہیں کرنی مجھے تم سے شادی!

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنے ماموں کریم کو بھی بول دو بے کار میں اپنی بھانجی کا رشتہ نہ دیتے پھرا کریں مجھے۔" وہ غصے سے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ پیار سے اسے تک رہی تھی۔

"تم نے میرے علاوہ کسی سے شادی کی تو جان دے دوں گی۔" اس کے سامنے ایسا لگتا تھا کہ پرانے زمانے کی فلم چل رہی ہو۔ وہی بالی ووڈ موویز کی لائینز۔

"ایسے خوبصورت باتیں نہ کرو کہ کسی سے آج ہی نکاح کر لوں۔۔اور اب جاؤ یہاں سے!" وہ اس کے سائیڈ سے نکلتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ جانے کیا یاد آیا کہ ذرا دیر کو ٹھہرا۔ "میرے بھانجوں بھتیجوں سے بھی دور رہو۔ نہیں بنائیں گے وہ تمہیں اپنی چچی! اور احترام کی وجہ سے وہ تمہارے بد ذائقہ کھانے کو زیادہ کچھ نہیں بولتے ورنہ جتنے منہ پھٹ، بے غیرت اور بد لحاظ وہ ہیں تینوں کمینے 'تمہیں کچھ بھی کہہ دیں۔ اپنی عزت کا خیال کرو اور گھر کی راہ لو۔" وہ اوپر کو بڑھ گیا اور وہ مزید اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی۔

"ہائے کتنا خیال ہے رومی کو میرا۔۔مجھے بچانے کے لیے اپنے بھانجوں بھتیجے کو اتنی گالیاں بھی دے دیں۔ ہائے مگر تم فکر نہ کرو رومی! ان کے دل میں جگہ بنا لوں گی میں آخر کو چچی بنے گی زوبیہ ان کی!" وہ محبت سے پور پور تیزی سے کچن میں اپنی کھیر کو پیالی میں نکالنے بڑھی تا کہ ابی جان کو کھلا سکے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آدھے گھنٹے بعد وہ تیار ہو کر نیچے اترا تھا جب لان میں ابی جان کے ساتھ زوبیہ کو بیٹھے دیکھ کر جل بھن گیا۔ ذرا اور نیچے اترا تو غازی بھی نظر آیا جو کھیر کا پیالہ لے کر بیٹھا مزے سے کھا رہا تھا۔

"ابھی تم سے کہا تھا کہ اپنے کھانے میرے ابی سے دور رکھا کرو۔ اور یہ حرام خور!" اس نے چپل اٹھا کر غازی کی طرف ماری جب وہ جھکا اور اس کے پیچھے چھپ کر بیٹھے شاہ ویز کو لگ گئی۔ مراد کی بھنویں حیرانی سے اٹھیں۔ "شاہ ویز تم بھی؟" وہ کافی دیر تک یقین نہیں کر سکا۔

"نہیں نہیں۔۔" وہ جھینپ اٹھا۔ "میں نے تو خود کہا تھا کہ کیوں لائی ہو کھیر۔" اس نے پیالہ رکھ کر ماتھے پر شکنیں پھیلائیں۔

"مان لو مراد! آج شاہ ویز کو یہ کھیر بہت پسند آئی ہے۔" زوبیہ نے کسی ناز سے کہا تو شاہ ویز کا جھینپتے ہوئے چہرہ سرخ ہوا۔

"خدا کی قسم چینی کی کمی ہے' کوئی اچھی نہیں بنی۔" اس نے تیزی سے کہا۔

"بنی تو اچھی ہے' چینی میرے لیے مناسب ہے۔" ابی نے اپنے حصے کی پوری کھیر کھائی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ابی کیا کرتے ہیں آپ۔۔" وہ باپ کے نزدیک آیا اور خالی پیالہ میز پر رکھتے ہوئے غصے سے زوبیہ کو گھورنے لگا۔

"ارے اچھی خاصی تو کھیر ہے۔" انہوں نے احتجاج کیا۔

"تم سے کہا بھی تھا کہ ابی سے اپنے کھانے کی چیزیں دور رکھنا۔"

"وہ دیکھو غازی کو! وہ تو بڑے پیار سے کھا رہا ہے۔" وہ بڑے پیار سے چھبیس سالہ مرد کو بچوں کی طرح کھاتا دیکھ رہی تھی جس میں ذرا کھانے کی نفاست نہیں تھی۔

"وہ تو بے غیرت، ہڈ حرام اور نمک حرام آدمی ہے۔ تم اب سے کھیر نہیں لاؤ گی۔ آخری بار کہہ رہا ہوں اگلی بار سر پھاڑ دوں گا۔" اس کا غصہ شوٹ کر گیا تھا۔

"مراد ادب سے بات کرو۔" ابی نے ٹوکا تو وہ خاموش ہوا۔ "اچھی تو لڑکی ہے بلاوجہ ڈانٹتے رہتے ہو۔"

"دیکھا ابی! ایسی لڑکی کہیں ملے گی بھی نہیں جو اتنا سن کر بھی بار بار آئے۔" زوبیہ نے ناز سے کہا۔

"ایسی لڑکی چاہیئے بھی نہیں جو اپنی بار بار بے عزتی کروائے۔" وہ غصے سے بھناتا باہر نکل گیا البتہ شاہ ویز ماتھے پر ہاتھ مار کر رہ گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

---☆☆☆---

"میں اس گھر کی لڑکی نہیں لاؤں گی۔" انہوں نے غصے سے بھناتے ہوئے میز پر پرفیوم کی بوتل پٹخی۔

"اس میں کیا برائی ہے؟ میں پچھلے پانچ سالوں سے آپ کو اس بات کے لیے کنونس کر رہا ہوں۔ آپ مان کیوں نہیں جاتیں۔" وہ زچ ہو چکا تھا۔

"تمہاری شادی اگر ہو گی تو میری پسند سے ہو گی۔ میری اکلوتی اولاد ہو تم! وہ لڑکی ہمارے معیار کی نہیں۔ باپ جس کی تنخواہ تیس ہزار سے زیادہ نہ ہو گی اور بھائی بے روزگار! خاک کلاس ہے ان کی!" ان کے لہجے حقارت تھی۔

"کلاس؟ کلاس؟" وہ حیرت سے انہیں تکتا رہ گیا۔ "ہماری کونسی کلاس ہے امی؟ اتنا پیسہ ہونے کے بعد میں نے اس گھر میں کسی کو باہر والوں پر کبھی رعب جماتا نہیں دیکھا! ہم ان لوگوں میں شامل کب سے ہو گئے جو کلاس کی بات کیا کرتے ہیں؟ میں نے اس سے آٹھ سال محبت کی ہے۔ آپ جانتی ہیں' آپ کو تو وہ کتنی پسند تھی۔ تعریفیں کیا کرتی تھیں آپ اس کی۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وہ ایک لڑکی کی حیثیت سے مجھے آج بھی پسند ہے مگر بہو کے روپ میں کبھی اچھی نہیں لگے گی۔ کیا کہوں گی جب میرے خاندان والے پوچھیں گے کہاں سے بیاہ کر لائی ہوں لڑکی کو؟ چھوٹے گھرانے سے؟ مجھے بالکل گوارہ نہیں ہے۔" انہوں نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

"اگر آپ میرا رشتہ اس کے گھر نہیں لے کر جائیں گی تو میں خود شادی کر لوں گا اس سے! میں اس کے باپ سے کی ہوئی کمٹمنٹ کبھی نہیں توڑوں گا۔ میں نے آپ کے خیال سے زیادہ اس سے محبت کی ہے اماں!" اس کی آنکھوں میں غصہ بھرا تھا۔ وہ اٹھ کر تیزی سے باہر نکلتا چلا تھا۔ لبنیٰ دروازہ ہنوز تکتی رہ گئیں۔

---☆☆☆---

"سارے حرام خور ہو تم لوگ!" وہ لڑکی تھانے میں کھڑی چیخ رہی تھی جب مراد اندر داخل ہوا۔ وہ آج وردی میں نہیں تھا بلکہ سوئٹ شرٹ اور جینز میں ملبوس تھا۔ شرٹ کی آستینیں کہنیوں تک چڑھی تھیں اور گلے میں ایک چین تھی جو چمک رہی تھی۔ وہ ایک نظر اس لڑکی کو جو اس کی جانب پشت کیے کھڑی تھی' تکتا ہوا اندر کی جانب اپنے روم میں بڑھنے لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وہ ناہنجار ڈی ایس پی کے روم میں جارہا ہے'اس کے لیے کوئی پابندی نہیں اور میں کہہ رہی ہوں جب مجھے تمہارے ڈی ایس پی سے ملنا ہے تو مجھے منع کر رہے ہو!" وہ اپنی نازک آواز میں چیختی ہوئی سب کے کان پھاڑ رہی تھی۔اس 'ناہنجار' کے خطاب پر مراد کا شدید دل دکھا تھا۔وہ تڑپتا ہوا پلٹ کر اسے دیکھنے لگا۔وہاں موجود دوسرے پولیس آفسر اس کی بات پر آنکھ پھاڑے کھڑے تھے اور اسے اشاروں سے آہستہ بولنے کو کہنے لگے۔البتہ دو پولیس آفسر معاذ اور شاز منہ پر ہاتھ رکھ کر دبی ہنسی ہنسے جنہیں مراد نے اپنی تیز نگاہوں سے گھورا تھا۔

"ارے خاموش میڈم 'صاحب کے بارے میں ایسا نہیں بول سکتیں!" گویا ایک عجیب تماشہ ہی بن گیا۔وہ اس لڑکی کو دیکھنے لگا جس کا چہرہ اسے صاف نظر نہیں آرہا تھا۔بھلا کون تھی یہ لڑکی جو اس علاقے کے ڈی ایس پی کو نہ پہچان پائی تھی۔۔اور وہ بھی ہینڈسم ڈی ایس پی!

"لگتا ہے محترمہ کا دماغ چلا ہوا ہے۔ہر کوئی اپنی طرح نظر آرہا ہے۔" وہ اپنی بے عزتی نہ برداشت کر سکا۔شاید کر بھی لیتا اگر صبح صبح زوبیہ نے اس کا دماغ نہ خراب کیا ہوتا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میرا دماغ چل گیا؟ تم لوگوں کو تو میں سڑک تک نہ لائی تو کہنا۔ اپنے عہدوں کا فائدہ اٹھاتے ہو اور لوگوں کا مذاق بناتے ہو۔" اس کی آواز میں نفرت تھی۔ تھانے کے اندرونی حصے میں کچھ اندھیرہ تھا۔ غالباً لائٹ کا کچھ مسلہ تھا۔

"محترمہ فالحال تو آپ ہمارا مذاق بنا رہی ہیں۔" وہ غصے سے چلتا ہوا اس کے نزدیک آیا تھا۔ "خود مسلہ بنا رہی ہیں یا آپ کے خلاف ایکشن لیا جائے۔" وہ آج معمول کے خلاف پیش آرہا تھا۔

"تمہیں کتے بلیوں کی طرح سڑک پر نہ کھینچ کر رگڑا تو کہنا۔" اس کی آواز میں ایک نفرت تھی کہ وہ کچھ آگے کہہ نہ سکا۔ "ایک باہر والا بندہ اب مجھے تھانے سے نکالے گا۔"

مراد سے آج تک زندگی میں کسی نے ایسے بات نہیں کی تھی۔ اس نے رخ بدل کر اس کا چہرہ کچھ نزدیک سے دیکھا تا کہ سمجھ سکے مگر چہرے پر نگاہ پڑتے ہی ماتھے پر شکنیں پھیل گئیں۔ وہ کوئی اجنبی نہیں تھی 'وہ بالکل کوئی اجنبی نہیں تھی۔ وہ اجنبی کیسے ہو سکتی تھی 'مگر وہ یہاں کیا کر رہی تھی۔ سالوں بعد پہلی ملاقات ! ایسے؟

"وہ باہر والے نہیں 'اندر والے ہی بندے ہیں۔ ڈی ایس پی صاحب !" شاز نے تصیحح کی تھی اور تھانے میں سکوت چھا گیا تھا۔ اس لڑکی کا چہرہ یکدم ہی سفید ہوا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ڈی۔۔ایس۔۔پی؟؟؟؟؟"اس کی سانسیں اٹکنے لگیں۔اسے تو لگا تھا یہ کوئی باہر کا بندہ ہے۔اب بھلا اس میں اس کی کیا غلطی تھی۔وہ کونسا وردی میں موجود تھا۔

"ایک پولیس آفس سے یوں مس بی ہیو کرنے کی سزا جانتی ہیں آپ؟"گویا ایک ہنگامہ مچ گیا۔اس نے تیزی سے مراد کو دیکھا جو خاموش اس کو ہنوز تک رہا تھا۔یکدم ہی وہ ساری شرمندگی بھول گیا۔

"اس کا فیصلہ تو سر خود ہی کریں گے۔"آپس میں چہ مگوئیاں ہونے لگیں۔

"کیا مسلہ ہیں ان کا فاخر؟کیا کمپلین لکھوانے آئی تھیں یہ؟"اس پورے حصے میں اس لڑکی نے پہلی بار اسے بہت صاف دیکھا۔۔اور وہ پہچان گئی۔

"ڈی۔۔ایس پی۔۔"شاید اسے حیرت ہوئی تھی۔وہ جان نہ سکی یا اسے لگا اسے دیکھنے اور پہچاننے میں غلطی ہو گئی۔

"جی!ڈی ایس پیں مراد اعوان!"اس کا چہرہ کسی بھی تاثرات سے عاری تھا۔وہ اس کے سامنے کھڑا تھا اور کچھ کر بھی نہ سکا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مم۔میں معذرت۔۔" وہ ہکلانے لگی۔اس کا دل چاہا زمین میں گڑ جائے۔یہ اس سے کیا ہوا تھا۔اس کے پاس کوئی حق نہیں تھا کہ بغیر جانے اور پہچانے یوں گھنونی حرکت کرے۔

"اس کی ضرورت نہیں آپ کمپلین لکھوایئے۔مجھے پراپر ایف آئی آر کٹی ہوئی دکھنی چاہیئے۔ان کو پراپر اسسٹ کیا جائے اور مجھے معاملہ دکھایا جائے۔کوئی کوتاہی ہوئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔" وہ سنجیدگی سے کہتا اپنے کیبن میں جانے کو مڑ گیا۔

"آپ کا نام؟" آفسر نے اس لڑکی سے پوچھا تھا۔وہ سب سیدھے ہو گئے تھے۔مذاق مستی گویا کبھی تھی ہی نہیں۔۔

"حنانہ ملک۔" اس کی آواز اب ویسی نہیں رہی تھی۔وہ بمشکل الفاظ ادا کر رہی تھی۔

"آپ کے شوہر کا نام؟" مراد نے کیبن کا دروازہ کھولا تھا جب اس نے سنا۔وہ شادی شدہ تھی شاید۔۔ اس کا دل تھما تھا مگر وہ کیوں تھم رہا تھا وہ بے خبر تھا۔آج اتنے سالوں بعد پھر یوں دل میں تکلیف ہوئی تھی کہ سانس بھر نادشوار محسوس ہونے لگا تھا۔بھلا اتنے سارے سالوں کے بعد بھی اسے لگنا چاہیئے کہ وہ غیر شادی شدہ ہوگی؟ نہیں کبھی نہیں۔وہ جواب سنے بغیر اندر بڑھ گیا۔

---☆☆☆---

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں کہتا ہوں سنگل رہو۔وہ تمہیں جینے نہیں دے گا زوبیہ۔تم مجھ سے شادی کر لو۔بس تین سال چھوٹا ہوں تم سے۔اس آدمی سے زیادہ تگڑا کماتا ہوں۔"غازی کے پاس آج بہت وقت تھا کہ زوبیہ کی تپا سکے۔

"چچی سے ایسے بات کرتے ہیں بے شرم!"زوبیہ نے لتاڑا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ تمہیں چچی کس نے بنایا؟اور پھر یہ بتاؤ میرے چچا کو معلوم ہے کہ تم میری چچی ہو؟"وہ اتنی زور سے ہنسا کہ وجیح کمرے سے نکل آیا۔

"جانوروں کی طرح ہنسنا بند کرو تو احساس ہو کہ سب اپنے اپنے کمروں میں ہیں۔"وجیح نے اس کے سر پر ہاتھ مارا۔

"وجیح سمجھانا اسے!کہتا ہے مجھ سے شادی کر لو۔اس کو بتا مجھے اس کا چچا چاہئے'یہ نہیں۔۔"وہ منہ پھیر گئی تو اس کے نخروں پر وہ دوبارہ قہقہ لگانے لگا۔

"غازی تجھے خودکشی کرنی تھی تو ویسے ہی بتا دیتا۔زوبیہ سے شادی کر کے خودکشی کرنے کا یہ کونسا طریقہ ہے؟"وہ سنجیدگی سے بڑی نان سیریس بات کر گیا۔غازی ہنستا ہوا اٹھ کر صحیح سے بیٹھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

" صحیح کہہ رہے ہو بھائی۔ بڑی بہن لگتی ہے۔ گھاٹے کا سودا ہے۔"

"بکواس بند رکھو تم دونوں اپنی۔"

" سمجھ کیوں نہیں آتا' چچا پسند نہیں کرتے تمہیں! لے آئے گا وہ کسی لڑکی کو تو پھر سمجھو گی تم زوبیہ بی بی۔ ویسے تمہارا ہی سایہ ہے کہ اس کی شادی نہیں ہو رہی۔ اس سائے کو ہی راستے سے ہٹانا پڑے گا۔"

غازی نے اسے مزید آرام سے سمجھایا مگر وہ سمجھتی تو بات ہوتی نا۔ اپنا وہی 'امید پر دنیا قائم ہے' والا فقرہ دہراتی باہر نکل گئی اور وہ غازی ماتھے پر ہاتھ مار تارہ گیا۔

---☆☆☆---

"کب آئے گا تمہارا صاحبزادہ گھر؟" ان کی نگاہوں میں غصہ تھا۔

"آفس وہاں سے قریب پڑتا ہے تو وہ وہاں ہی وقت گزار لیتا ہے۔ شاید آج آئے۔" مائرہ تھوڑا گھبرائی تھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اسے آنا ہی ہوگا۔ کل پولیٹیکل کانفرنیس ہے اور اسے وہاں ہر حال میں ہونا ہے۔ کل آئے گا تو ہی میں سمجھوں گا کہ تمہارا بیٹا اب ایک لوزر نہیں رہا۔" انہوں نے حقارت سے دیکھا تھا اور اپنی لائبریری میں چلے گئے تھے۔ مائرہ کو لگا وہ اس حویلی جیسے گھر میں تنہا رہ گئی ہوں۔

---☆☆☆---

"میں نہیں جاؤں گا۔" اس نے تولیے سے چہرہ صاف کرتے ہوئے بے حد آرام سے بتایا تھا۔

"کیوں؟" مائرہ کی آنکھیں حیرانی سے کھلیں۔

"مجھے سیاست میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔ نہیں کرنی مجھے یہ جنگ۔ مجھے لوگوں کے آگے فیک کرنا نہیں آتا کہ مجھے ان کا خیال ہے تاکہ وہ مجھے ووٹ دے سکیں۔ انہیں کوئی ضرورت نہیں کہ مجھے انٹرویوس کروائیں۔" اس کے بازوؤں کی ابھری رگیں آئینے کے عکس میں بے حد واضح محسوس ہو رہی تھیں۔

"میں ان کی نظروں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکوں گا۔" اس کی آواز دھیمی ہو گئی۔

"وجیح۔۔ تو چپ چپ نہ رہا کر۔ تیری چپ مجھے بہت چبھتی ہے۔" وہ جب باپ کے بارے میں بات کرتا تھا آنکھیں ہلکی ہلکی سرخ ہو جاتی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں آفس چلتا ہوں اماں۔آپ ناشتہ کر لے گا۔" وہ آنکھیں چراتا ہوا اپنی گاڑی کی چابی اٹھانے بڑھا۔

---☆☆☆---

"تم اپنی اماں کو کب لاؤ گے شاہ ویز۔"اس کی لرزتی ہوئی پلکیں اور مضطرب انگلیاں شاہ ویز کے لبوں پر مسکراہٹ لے آئیں۔

"تم کس بات سے ڈر رہی ہو؟"اس نے اپنا ہیلمٹ میز پر رکھا۔

"پاپا حسن سے نکاح پڑھوا دیں گے 'کیا تب لاؤ گے؟"اس کی آواز اس قدر معصوم اور دھیمی تھی کہ وہ بس مسکراتا ہی رہ گیا۔

"تم نکاح کر لو گی کسی سے بھی؟میں نہیں ہونے دوں گا۔"

"ہمیں یونہی ساتھ سات سال سے زیادہ ہو گئے ہیں 'تم پچھلے پانچ سالوں سے اپنی امی کو منا رہے ہو جو نہیں مان رہیں۔تمہیں لگتا ہے کہ وہ آگے مانیں گی؟"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وہ نہیں مانیں گی مگر ابی مانے ہوئے ہیں۔میں خود نکاح کرلوں گا۔اب تو ابی بھی اماں کو سمجھاتے ہیں کہ وہ مان جائیں۔تمہیں پتا ہے 'تم ابی سے ملو گی تو سب سے زیادہ اچھا لگے گا۔وہ ایک زندہ دل شخصیت ہیں! مجھے ان سے زیادہ محبت شاید ہی کسی سے ہے۔"وہ چمکتی آنکھوں سے بتا رہا تھا۔

"کیا واقعی؟"وہ مسکرا دی۔

"تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔اگر تم میری بیوی نہیں بنو گی تو کوئی نہیں بنے گا۔میری محبت تمہارے لیے زندگی کے کسی حصے میں کم نہیں ہوگی رباب!"اسے وہ لڑکی ہر حال میں اپنی زندگی میں چاہیے تھی۔رباب ہنس دی گویا سحر طاری ہو گیا۔

"تم جب ملتے ہو اپنی قید میں نئے سرے سے بند کر لیتے ہو۔"وہ کھلکھلا رہی تھی اور وہ اسے ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا۔ہاں وہ اس کی زندگی کی پہلی اور آخری لڑکی تھی۔

---☆☆☆---

سورج کی شعائیں ٹھنڈی تھیں اور اس پہر آسمان ان گنت رنگ دکھلاتا پھرتا تھا۔آج پھر یہ وسیع لان لوگوں کی موجودگی سے بھرا ہوا تھا۔مراد کچھ خاموش تھا البتہ شاہویز اور غازی بڑا کھلکھلا رہے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ابی آپ شکر کا استعمال تھوڑا کم رکھیے گا۔رضوان کہہ رہے تھے کہ آپ کی شگر بھی چیک کریں گے۔" لبنی نے بسکٹ کی پلیٹ میز پر رکھی۔

"آج ویج نہیں آیا؟"ابی کو اس کی کمی محسوس ہوئی۔

"ابی آپ کبھی کبھی بھول جاتے ہیں اس کا اپنا بھی گھر ہے اور وہ روز روز یہاں تو نہیں ہو سکتا۔"غازی نے ہنستے ہوئے بتایا۔

"تم کیوں خاموش ہو مراد؟خیریت؟"وہ اب سنجیدہ بھی رہتا تھا تو حیرانی ہوتی تھی۔

"نہیں کچھ نہیں بھابھی۔بس آج ڈیوٹی کر کے تھک گیا ہوں۔کچھ میٹنگز بھی تھیں۔"وہ بالوں کو ہاتھوں سے پیچھے کرتا ہوا کچھ تھکاوٹ سے بولا۔

"چلو تم آرام کر لینا۔سفینہ آج کچھ چائنیز کی ڈش بنائے گی۔سب لوگ کھانے پر نو بجے مجھے میز پر نظر آئیں۔"انہوں نے بارے بارے سب کچھ تلقین کی۔"غازی تم بھی!"

"او کے میرے تایا کی بیوی!"اب سب کو عادت ہو چکی تھی اس لیے کوئی کچھ نہیں کہتا تھا۔لبنی کے جاتے ہی غازی نے مراد کے گھٹنے پر مارا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"لڑکی کا چکر ہے نا؟"

مراد یکدم ہی گڑبڑایا۔اس نے جھینپتے ہوئے باپ کو دیکھا تھا جواب اس بات پر فرصت سے اسے دیکھ رہے تھے۔غازی کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے سب پتا ہو۔یہ شیطان کی آنت ہر بات کیسے بھانپ لیتا ہے؟

"کیوں؟میری زندگی میں کبھی کوئی لڑکی کا چکر ہوا ہے؟جواب ہو گا۔" وہ گڑبڑایا۔

"میں نہیں مانتا۔"

"تیرے ماننے سے کیا ہوتا ہے۔کم لگا یا کر عاشقی معشوقی میں دماغ!سونے جارہا ہوں میں۔۔صبح کی فلائٹ سے زمل اور حذیفہ آرہے ہیں مجھے انہیں بھی لینے جانا ہے۔"وہ خود کو وہاں سے رفو چکر کر گیا تو غازی اسے رازدارانہ طریقے سے دیکھنے لگا۔

---☆☆☆---

"ایک بار پھر کر دیا نا تمہارے بیٹے نے ثابت کہ وہ میری اولاد ہی نہیں۔" وہ اندھادھن گاڑی چلا رہا تھا۔کنپٹی کی رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ایک گالی اور پھر ایک اور۔۔گالی پر گالی اور پہلے سے زیادہ تکلیف دہ!

"آج اتنی بے عزتی ہوئی میری!سب جانتے ہیں جہانگیر زبان کا کتنا پکا ہے۔۔آج تمہارے صاحبزادے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نے منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا!" وہ چیخ نہیں رہے تھے' دھاڑ رہے تھے۔ وہ چاہتا تو ان سے زیادہ چیخ کر بتا سکتا تھا کہ وہ انہی کی اولاد ہے۔ وہی غصہ' وہی حقارت! مگر وہ ہر اس کام سے دور رہتا جو اس بات کا ثبوت تھے کہ وہ ان کے جیسا ہے۔

"آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔ یہ آپ کا ہی بیٹا ہے!" اسے اپنی ماں کے رونے کی آواز آئی تھی۔

"تمہارا بیٹا ایک ناکارہ آدمی ہے جسے لگتا ہے وہ سب سے زیادہ جانتا ہے! سارا سارا دن وہ اپنے ننھیال میں ہوتا ہے' اور واہ تمہارے ابی کی بھی کیا بات ہے! انہوں نے جان کر اس کا ایک علیحدہ کمرہ ہمیشہ سے سیٹ کیا ہوا ہے تا کہ وہ میری نافرمانی کر کے بقایہ دن وہاں گزار لے۔ میرا بیٹا ہوتا تو میرے ساتھ شانہ بشانہ ہوتا' کندھے ملا کر کھڑا ہوتا مگر رہا وہ ایک نکما ہی۔۔" اس کا سر پھٹ رہا تھا۔ اسے لگا وہ اسٹیرنگ ہاتھ سے چھوٹ جائے گا اور گاڑی ہائی وے پر ہی کہیں الٹ جائے گی۔ سانسیں بکھری ہوئی تھیں' اس کا دم گھٹنے لگا۔ "جانے کس کا گندا خون۔۔" اس نے یہ سنا اور گاڑی جھٹکے سے کنارے کر کے روکی۔

اسٹیرنگ پر سر رکھ کر اس نے آنکھیں موندلیں۔ یہ گالی ہر دکھتی بات سے گہری تھی۔ اس نے بازو نگاہوں کے آگے کیے۔ وہ لرز رہے تھے۔ رگیں ابھر کر واضح نظر آ رہی تھیں۔ وہ مر جاتا تو اپنے لیے ہی بہتر کرتا۔ سانسیں چاہ کر بھی نہ بحال ہوئیں تو وہ دوبارہ آنکھیں موند گیا۔ آج آفس میں پہلے ہی دن تھکا

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دینے والا تھا۔ایک تماشے کے لیے وہ پہلے ہی تیار تھا جو وہ جانتا تھا کہ آج سیاسی کنفرینس میں نہ جانے کی وجہ سے ہونے والا تھا۔۔وہ جانتا تھا ہر بار کا ہنگامہ پچھلی بار سے زیادہ ہوتا تھا۔وہ اتنا تھکا ہوا تھا کہ جلد ہی نیند نے اسے آلیا۔گاڑی ہائی وے سے آگے ایک کچی بستی کی جانب کنارے پر کھڑی تھی۔شیشے بند تھے اور دروازے تمام لاک !وہ کچھ نہ سوچ سکا۔نیند کا یوں آلینا بھی نعمت تھا۔۔اگر وہ جاگا رہتا تو شاید اس کی کنپٹی پھٹ جاتی۔

---☆☆☆---

اس کی آنکھ اجالے پر کھلی تھی۔وہ تیزی سے موبائل پر ٹائم دیکھنے لگا۔اسے سوئے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے اور اب پانچ بجنے والے تھے۔ایک گہری سانس بھر کر اس نے بیک مرر میں خود کو دیکھا۔آنکھیں اب بھی ہلکی ہلکی سرخ تھیں مگر ان میں کچھ سکینت پھیلی ہوئی تھی۔بالوں کو دونوں ہاتھوں سے پیچھے کرتے ہوئے اس نے بیک سے پشت لگائی۔آس پاس کی جگہ کا معائنہ کیا تو رات کا سارا منظر یاد آگیا۔اسے کثرت سے ابی کی موجودگی کی ضرورت محسوس ہوئی۔اسے لگا اسے ابی کی ضرورت ہے۔

گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے اس نے اعوان ہاؤس کی جانب موڑلی۔

"میں آپ کے پاس آرہا ہوں۔چائے پیئیں گے ؟"لبوں پر کافی ٹائم بعد ایک ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ارے کیوں نہیں! ایک کام کرو گے بیٹے؟"ان کی آگے کی بات سن کر وہ ان کی بات مانتا گاڑی دوسرے رخ پر موڑ گیا۔

---☆☆☆---

"زمل! زمل فرحان؟"اس نے کافی سالوں بعد اسے پہلی بار دیکھا۔وہ کیسے نہ پہچانتا۔یہ آنکھوں کا رنگ وہ روز دیکھتا تھا۔رات والے تماشے کے بعد اس کا مزاج کچھ کھردرا محسوس ہوتا تھا۔وہ لڑکی اپنا لگیج سنبھالتی اسے یک ٹک تکنے لگی شاید اس کے سرد رویے کی وجہ جاننا چاہ رہی ہو۔ایک لڑکا جو عمر میں شاید دس سال کا تھا وہ اس کے ساتھ کھڑا تھا۔

"جی! آپ کو کس نے بھیجا ہے؟"وہ پہچان گیا تھا مگر زمل نہیں۔۔

"ابی نے بھیجا ہے۔میں وجیح ہوں۔"اس نے مختصر بتایا اور اس کا سوٹ کیس لینے بڑھا۔

"اوہ وجیح! آپ مائرہ پھپھو کے بیٹے ہیں!"اس کے لبوں پر شناسائی پا کر مسکراہٹ پھیلی۔وہ بنا کچھ کہے اس کا سوٹ کیس دھکیلتا ہوا آگے کی جانب بڑھ گیا تو وہ لڑکی اور اس کا بھائی پیچھے پیچھے چلنے لگے۔وہ ایک

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لانگ سی سادی اور ڈھیلی فل سلیوز والی میکسی پہنی ہوئی تھی۔ سر پر حجاب اور کندھے پر بیگ لٹکا تھا۔

حذیفہ ایک چھوٹا اور کیوٹ سا بچہ تھا جو اپنی بہن سے باتیں کرتے ہوئے آگے چل رہا تھا۔

پورے سفر کے دوران خاموشی رہی۔ اگر وہ کل رات کے حادثے کے زیرِ اثر نہ ہوتا تو شاید اس سے بات بھی کر لیتا مگر موجودہ وقت وہ بے حد سنجیدگی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ بیک سیٹ پر بیٹھی زمل اسے یک ٹک تک رہی تھی۔

"آپ کوئی بات نہیں کرتے؟" اس کی آواز میں مٹھاس تھی۔ وجیح کے حلق کی گلٹی نمودار ہو کر غائب ہوئی تھی۔

"میں ڈرائیو کرتے ہوئے بات کرنا پسند نہیں کرتا۔" اس کی گھمبیر بھاری آواز میں سرد مہری تھی۔ وہ خاموش ہو گئی۔

"دراصل مجھے بتایا گیا تھا مراد چاچو لینے آنے والے ہیں۔ اس لیے میں بس آپ کو دیکھ کر حیران ہوں۔"

یکدم ہی اس نے گاڑی روکی۔ زمل کو ایک دھڑکا سا لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آپ چاہیں تو اتر سکتی ہیں 'مراد آپ کو پک کرلے گا۔" اس کی کنپٹی میں درد ہو رہا تھا۔ کیا وہ بھی اس کے باپ کی طرح اس کے پاس بیٹھنا بھی نہیں پسند کر رہی تھی؟ اسے یکدم ہی اپنے آپ سے نفرت محسوس ہوئی۔

"آپ میری بہن سے ایسے بات نہیں کر سکتے وجیح بھائی!" وہ بچہ غصے میں بولا تو وجیح نے برابر بیٹھے حذیفہ کو بے حد سنجیدگی سے گھورا۔ اس کی ہلکی سنجیدگی میں سرد مہری محسوس ہوتی تھی۔

"نہیں کوئی بات نہیں۔۔ میں معذرت چاہتی ہوں۔ آپ گاڑی چلا سکتے ہیں۔" وہ پیچھے ہو کر خاموش ہو گئی۔

گاڑی پندرہ منٹ بعد اعوان ہاؤس کے گھر کے اندر پارک ہوئی تھی۔ وہ فوراً اندر نہیں گیا تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ اندر آیا تھا اور جب تک وہ اندر آیا تھا زمل اور حذیفہ وہاں موجود لوگوں سے مل چکے تھے۔

"مجھے وجیح بھائی بالکل پسند نہیں آئے! انہوں نے ہم سے بدتمیزی کی!" حذیفہ وہاں موجود سب لوگوں کو بتا رہا تھا۔ وجیح اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔ مراد سمیت ابھی بھی عین حذیفہ کے پیچھے کھڑے وجیح کو تکنے لگے جواب حذیفہ کو دیکھ رہا تھا۔ سب کی نظریں پیچھے پا کر اس نے بھی پلٹ کر دیکھا اور سہم گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ویجیح نے تو اس بار بھی اسے کچھ نہیں کہا تھا۔بس یک ٹک بغیر پلکیں جھپکے دیکھنے لگا اور بس یہی نظر اس کے لیے کافی تھی۔حذیفہ بھاگتا ہوا مراد سے لگ گیا تو سب ہنس دیے۔

"تم فکر نہ کرو بچے !اس کی شکل ہی ایسی ہے ورنہ دل کا یہ بہت اچھا ہے۔"مراد نے اسے بتایا۔ویجیح چلتا ہوا دھپ سے صوفے پر بیٹھ گیا۔وہ سب ہنستے مسکراتے بات کر رہے تھے۔لبنیٰ،ابی،عابد صاحب اور مراد۔وہ بس موبائل پر آئی مائرہ کی کالز دیکھ رہا تھا۔انہیں اطمینان دلانے کے لیے ایک میسج کر کے وہ زمل کو دیکھنے لگا جو لبنیٰ کے ساتھ بیٹھی تھی۔ایک آنکھ اسے اب بھی گھور رہی تھی'اور وہ بے خبر تھا۔اس کا چہرہ'اس کے تاثرات۔۔بوجھل آنکھیں اور چال۔۔لبنیٰ ناشتے کے سامان کے لیے کچن میں بڑھ گئیں تو مراد بھی حذیفہ کو گھر کا لان دکھانے بڑھ گیا۔وہ اب بھی زمل کو دیکھ رہا تھا اور اس دیکھنے کے پیچھے کوئی وجہ نہیں تھی۔بس ٹکٹکی بندھ گئی تھی۔

"میں کمرے میں جا رہا ہوں۔"اسے تھوڑی دیر بعد احساس ہوا تو اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم اپنے نہیں میرے کمرے میں جا رہے ہو۔"اسے یکدم ہی ابی کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔وہ ان کا چہرہ تکتا رہ گیا۔زمل دونوں کو باری باری دیکھنے لگی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بعد میں بات کریں گے ابی ابھی تھوڑی نیند سے واسطہ پڑنے دیں۔" وہ بمشکل آنکھ ملاتا ہوا کہنے لگا تو ابی نے سرد آواز میں ابھی آنے کو کہا اور اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ وہ گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

---☆☆☆---

"تم پوری رات گھر سے باہر تھے۔" وہ پوچھ نہیں رہے تھے 'بتا رہے تھے۔

"میں گھر پر ہی تھا ابی۔" وہ چھپا گیا۔

"نہیں تم نہیں تھے۔ تمہیں لگتا ہے میں تمہیں جانتا نہیں بیٹے؟" وہ ان کے قدموں میں بیٹھا ہوا تھا۔

"میں بس تھوڑی دیر اس آگ کی تپش سے خود کو محفوظ رکھنا چاہتا تھا۔" اس نے آنکھیں میچیں۔

"کیا کہا جہانگیر خان نے؟"

ان کے سوال پر وہ نگاہ اٹھا کر انہیں دیکھنے لگا۔ وہ کیا بتاتا انہیں کہ اس کا باپ ان کی بیٹی کی اولاد کو کیسے گالی دیتا ہے؟ وہ ان کی بیٹی کو گالی دیتا ہے؟ اس پر بہتان باندھتا ہے۔ وہ بس چہرہ تکتا رہ گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بس وہ اب بھی چاہتے ہیں کہ میں سیاست جوائن کر لوں۔ان کی نظر میں کامیابی یہی ہے۔۔"اس نے کافی حد تک بات کو دبا دیا۔

"تمہارا باپ ہمیشہ شہرت کے پیچھے بھاگتا رہا ہے۔"انہیں دکھ تھا۔

"ہاں اور انہیں میری کامیابی نہیں 'اپنی کامیابی نظر آتی ہے۔میں سیاست جوائن کروں گا'واہ واہ ان کی ہو گی اور ہاں کامیابی بھی ان کی۔۔دگنی عزت مزید دگنی ہو جائے گی۔وہ چاہتے ہیں میں بھی شہرت کے پیچھے بھاگوں۔لوگ میرے آگے پیچھے رہیں اور اس طرح ان کا سر فخر سے اونچا رہے۔"آج کافی دنوں بعد اس نے ابی سے اس بارے میں بات کی تھی۔"حالانکہ جو میں چاہتا ہوں وہ اس میں مجھے حاصل نہیں۔"

"کیا چاہتے ہو تم؟ہم تمہیں سب دیں گے تم ہمیں بتایا کرو۔"وہ ان کی آنکھوں کا ایک خاص تارہ تھا۔

وجیح مسکرا دیا۔وہ جو چاہتا تھا اسے صرف اعوان ہاؤس میں میسر تھا۔۔سکون۔۔ایک خوشی کا احساس۔

"مجھے جو چاہیے ہو گا میں بے حد آرام سے خرید سکتا ہوں ابی۔"اس کے پاس دولت کی کوئی کمی تھی بھلا۔"میں بس ایک سکون نہیں خرید سکتا'خوشیوں کا اب میں طلب گار نہیں رہا۔وہ سکون مجھے اعوان

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاؤس میں حاصل ہے۔" وہ پرسکون ہو چکا تھا۔ ابی نے اس کا بازو پکڑ کر بستر پر بٹھایا تو وہ نیند نڈھال وہیں لیٹ گیا۔ اب سکون ملا تھا تو نیند تو آنی تھی۔ یکدم ہی زمل کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"سلام ابی! لبنیٰ تائی نے آپ دونوں کی چائے بھجوائی ہے۔" وہ چائے سمیت تشتری ان کے قریب لے آئی۔ وہ بیٹھے ہوئے تھے البتہ وجیح اوندھا لیٹا ہوا تھا۔ بال منہ پر پڑے تھے اور آنکھیں سکون سے موندی ہوئی تھیں۔

"آجاؤ بیٹی۔ اس کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ وجیح اٹھو چائے پیو۔"

وہ اسے بغور دیکھتی ہوئی کرسی قریب کر کے بیٹھ گئی۔

"اب نہیں پینی۔" وہ کسمساتا ہوا بولا۔

"جو چیز میسر ہے اسے چھوڑتے نہیں ہیں۔ اٹھو چائے پیو پھر سو جانا۔" انہوں نے کندھے پر ہاتھ مارا۔

"اچھا لگے گا بچی کے سامنے ڈانٹ کھاتے ہوئے؟" انہوں نے ڈپٹا تو وہ اٹھ بیٹھا۔ "معاف کرنا بیٹی! یہ تھوڑا لاڈلا ہے ہمارا تو نخرے بھی ادھر ہی دکھاتا ہے۔"

ابی زمل کے چہرے پر مسکراہٹ لے آئے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مجھے لگا تھا یہ کسی کی نہیں سنتے' مگر آپ کی خوب سنتے ہیں۔" وہ مسکراتے ساتھ بولی۔ وجیح نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے چائے کا گھونٹ لیا اور ایک ہاتھ سے تمام بالوں کو چہرے کے پیچھے کیا۔

"میرا بیٹا ہے' میری کیوں نہیں سنے گا۔" ابی نے ہنستے ہوئے کہا۔ "بتاؤ وجیح ہم دونوں میں کتنی دوستی ہے؟" وہ زمل کے ساتھ بات بڑھانے کے لیے اس سے سوالات کرنے لگے۔

"اتنی کہ روز شام میں ہم دونوں فٹبال کھیلتے ہیں۔" وہ اتنے سیریس لہجے میں مذاق کیسے کر سکتا تھا۔ زمل یکدم ہی کھلکھلائی اور ابی کا قہقہہ گونجا۔

"بدتمیز!" انہوں نے اس کے کندھے پر چپت لگائی۔

"مجھے اچھی لگی آپ دونوں کی بانڈنگ!" وہ واقعی امپریس ہوئی تھی۔

"تم گھر کے باقی افراد سے ملی؟"

"نہیں ابھی نہیں۔ تائی نے بتایا ابھی سب سو رہے ہیں۔"

"ہاں ویک اینڈ ہے۔ یہ صاحبزادوں کو جلدی کون اٹھا سکتا ہے۔ تم نے دوسری منزل پر اپنا کمرہ دیکھا؟"

"ابھی مراد چچا نے میرے بیگز کمرے میں رکھے ہیں۔ اوپر جانے کا موقع نہیں ملا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وجیح اس سب کے دوران اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا۔ کپ سے گھونٹ بھرتا وہ بستر کی چادر کو تک رہا تھا۔

"تم آرام کر لو۔ شام میں وجیح تمہیں باہر گھما آئے گا۔" ان کی بات پر وجیح نے تیز رفتاری سے انہیں دیکھا تھا۔ یہ آگے کے سارے فیصلے وہ بنا کسی مشاورات سے خود ہی کر رہے تھے۔ بھلا اس سے پوچھا تھا کہ وہ ایسا کرے گا بھی یا نہیں؟ وہ خالی کپ رکھ کر کمرے میں جانے کے بجائے وہیں لیٹ گیا۔

"جی بہتر۔ میں چلتی ہوں۔" وہ ان دونوں کو وہیں چھوڑتی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔

---☆☆☆---

وہ نہا دھو کر فریش نکلا تھا۔ سفید سوئٹ شرٹ کے ساتھ بلو جینز تھی اور اور ہاتھوں میں چمکتی واچ! بال کانوں سے کافی نیچے آتے تھے جو بھلے معلوم ہوتے تھے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے بالوں کو پیچھے کیا اور ایک آخری نظر خود پر ڈالتے ہوئے نیچے اتر گیا۔ صوفے پر ایک لڑکی پیلے رنگ کے لان کے سوٹ میں ملبوس اپنے گیلے بال ہلکا کیچر کی قید میں کیے پھیلائے بیٹھی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا وہ کون ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"یہ دوسری منزل سے دروازے کی چرچراہٹ کیوں سنائی دے رہی ہے۔"اس نے اترتے ساتھ ہی سادے لہجے میں انجان بنتے ہوئے زور سے پوچھا۔وہ لڑکی چونکی اور غازی کو تکنے لگی۔وہ چپ رہی کیونکہ وہ اسے پہچان نہیں پائی تھی۔"کوئی گیا تھا کیا دوسری منزل پر؟دم درود کر کے اوپر کے کمرے بند کروائے تھے کسی نے کھول دیے ہیں کیا؟"ایکٹنگ کرنے میں تو ماہر تھا۔زمل کے چہرے رنگ بدلنے لگا۔یکدم ہی لان کے دروازے سے شاہویز داخل ہوا۔

"وہ۔۔ہاں وہاں زمل کا کمرہ بنایا ہے ابی نے۔"وہ مل چلاک تھا زمل سے اور اب مسکرا رہا تھا۔

"وہاں کون ہے؟"زمل کی گھٹی گھٹی آواز نکلی۔

"نہیں کوئی نہیں زمل تم پریشان مت ہو!کسی اور دن کے لیے چھوڑ دو یہ کہانی!"

"تم کہتے ہو تو ٹھیک ہے مگر جاتے جاتے ایک مشورہ دیتا جاؤں۔۔اگر بتی جلا کر سونا ایسے میں 'وہ جو بھی ہے' تم سے دور رہے گا۔"وہ رازدارانہ انداز میں کہتا ہوا باہر نکل گیا البتہ شاہویز کے لیے ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا۔زمل کا خون خشک ہوا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم پریشان نہ ہو وہ بس یونہی کہہ رہا تھا۔" اسے لبنیٰ کی آواز آئی تھی تو ایکسکیو کرتا ہوا وہاں سے نکل گیا تھا۔

---☆☆☆---

آج کی شام دوسری شاموں سے مختلف تھی۔ آج لان میں پہلے سے زیادہ رونق تھی۔ غازی جو اٹھا ہی تاخیر سے تھا پورا چاق وچوبند بیٹھا تھا' شاہ ویز حذیفہ سے کوئی بات کر رہا تھا البتہ مراد گھاس پر بیٹھا نمکو کی پلیٹ اپنے سامنے رکھے چائے پی رہا تھا۔ زمل غازی سے بات کر رہی تھی جب وجیح اپنے کمرے سے فریش ہو کر لان میں آیا تھا۔ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اس شور نے اسے اٹھنے پر مجبور کیا تھا۔

"مجھے لگا تھا زمل اور حذیفہ کو لینے یہ جانے والا تھا۔" شاہ ویز نے وجیح مراد کے برابر گھاس پر بیٹھتے دیکھ کر کہا۔ اس کا اشارہ مراد کی جانب تھا۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

READERS CHOICE

For more novel kindly Google this link

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

READERS CHOICE

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"اس نے آج سے پہلے جو کہا ہے وہ کیا کبھی؟" وجیح نے بھنویں اچکائیں۔البتہ مراد ہنس رہا تھا۔

"پچھلے سال مراد نے کہا تھا اس سال شادی کروں گا یہ سال بھی گزر رہا ہے۔" غازی نے بتیسی دکھائی۔

زمل حیرانی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔وہ سب مراد کو اس کے نام سے بلا رہے تھے۔

"مرے گا کنوارہ۔" وجیح نے گلا کھنکھارا۔

"مجھے شادی کی کوئی تڑپ نہیں۔تم لوگ اپنی سوچو! اور ایک شہہ بالا تو ہمارے سامنے بیٹھا ہے۔" اس کا اشارہ حذیفہ کی جانب تھا۔

"نہیں پہلے شاہ ویز کا حق ہے۔وہ پہلا بھتیجا ہے تمہارا۔آگے گھوڑے میں وہی بیٹھے گا تمہارے ساتھ۔" غازی کا قہقہہ چھوٹا تو شاہ ویز کا خفت سے چہرہ سرخ ہوا۔وہ زمل کے آگے بری طرح جھینپا تھا۔زمل نے مسکراہٹ دبانے کی کوشش کی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مراد کے لاڈلے تو تم ہو نا غازی!"

"بات برابر کی ہے شاہ ویز نے۔۔ تم بن جانا میری شادی میں شہہ بالا۔" مراد کہتا جاتا اور ہنستا جاتا۔

"پھر سب پوچھیں گے شادی کس کی ہے۔ یہ تو ویسے بھی بیگانے کی شادی میں عبداللہ دیوانہ ہو جاتا ہے۔ دلہن سے زیادہ وقت بھی لیتا ہے۔" وجیح نے گفتگو میں حصہ لیا۔ اب سب مل کر غازی کے بارے میں بات کرنے لگے اور وہ اس اکلوتی لڑکی کے آگے شرمندہ ہونے لگا۔

"ویسے زمل ہمیں اس گھر میں لڑکیوں کی عادت نہیں ہے۔ یہاں سارے لڑکے لڑکے ہیں۔" تھوڑی دیر بعد غازی دوبارہ بولا۔ "اور ایک آنٹی ہیں۔" یکدم ہی نظر لبنیٰ پر پڑی۔ لبنیٰ نے اسے گھورا۔ قہقہہ دوبارہ گونج اٹھا۔

"بدتمیز! اب میں نے تمہیں تمہاری فرمائش پر میٹھا بنا کر دیا ہو تو۔"

"معذرت پیاری تائی۔" اس نے فوراً کان پکڑ لیے۔ "یہ میری سب سے حسین تائی ہیں۔ لیکن اس گھر میں لڑکی پھر بھی نہیں ہے۔ تم پہلی ہو اور اب سمجھ نہیں آ رہا تم سے لڑکیوں والی کون سی بات کر کے گفتگو بڑھائیں۔" وہ سر کھجانے لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آپ کو میرے لیے کوئی اور موضوع سوچنے کی ضرورت نہیں۔۔آپ جس موضوع پر بات کریں میں اسے ہی کنٹنیو کر لوں گی۔" وہ شائستہ لہجے میں بولی۔

"تو پھر بتائیں آپ کو اسپورٹس بائیک کونسی پسند ہے؟" وہ اس اچانک سوال پر بوکھلائی۔غازی اس گھر کا سب سے بڑا شیطان تھا۔شاہ ویز نے اسے چٹکی کاٹی تو وہ ذرا سا کراہ دیا۔

"یہاں آگے کسی کی اسپورٹس بائیک کھڑی ہے۔کیا وہ آپ کی ہے؟"

"میری ہے!" جواب شاہ ویز کی جانب سے تھا۔

"واہ! آپ کو بائیکس کا شوق ہے؟"

"ہاں بالکل!"

"اسے بھی تھا۔۔" غازی نے بیچارگی سے نفی میں سر ہلایا۔

"کسے؟" اس کی بات پر اس نے بے بسی سے دوسری منزل کی جانب دیکھا۔زمل نے اس کے تعاقب میں دیکھا اور مزید الجھ گئی۔

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ابی لبنیٰ تائی سے باتوں میں مگن تھے البتہ وجیح اور شاہ ویز دونوں بہت انہماک سے سن رہے تھے۔ مراد بھی متوجہ ہوا۔

"کیا بکواس کر رہا ہے یہ لڑکا؟" مراد اس کی حرکتوں سے بے خبر نہیں تھا۔

"چچا اگر تم بولے نا تو زمل اعتبار نہیں کرے گی۔ وہ جانتی ہے ظاہر ہے تم تو اس کے چچا ہو۔۔ کبھی سچ نہیں بتاؤ گے تاکہ وہ ڈرے نہیں مگر میں تمہارا خیر خواہ ہوں زمل! میں بتاؤں گا سچ تمہیں۔۔" فلم شروع ہو چکی تھی۔ غازی ولن کا رول نبھانے لگا۔ "دوسری منزل میں جب جاؤ تو کوشش کرنا کمرے میں ہی رہنا۔ اسے لڑکیوں کا دوسری منزل میں پھرنا نہیں پسند!"

"جن ہے یا احساس کرنے والا شوہر؟" شاہ ویز نے طنز کیا۔

"اوئے چپ! فلو خراب ہو رہا ہے۔" غازی نے ٹوکا۔

"اسے لڑکیوں سے کیا مسئلہ ہے؟" زمل نے حیرانی سے پوچھا۔ "یعنی حذیفہ پھر سکتا ہے بس میں نہیں؟ ایسا کیوں؟" وہ بے حد معصومیت سے پوچھ رہی تھی اور بیٹھے تینوں لڑکے مسکراہٹ دبانے میں مصروف ہو گئے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہاں اب دو جواب!" مراد نے طنز کیا۔ غازی منہ کھولے زمل کو تکنے لگا۔

"جینڈر ایکوالٹی چاہیئے محترمہ کو جن کے سامنے بھی!" غازی گھورتا رہ گیا۔ "محترمہ اس کی بیوی جو ہماری ملازمہ تھی وہ وہیں مری تھی۔ ملازمہ عورت تھی!!" اس نے دانت پیس کر بتایا۔

"ملازمہ عورت ہی ہوتی ہے غازی!" زمل نے حیرانی سے بھنویں اچکائیں اور اب کی بار غازی کا دل چاہا اپنے بال نوچ لے۔

"غازی کی آگے کی کہانی میں کنٹنیو کرتا ہوں۔ اصل میں جب وہ زیادہ اس بارے میں بات کرتا ہے تو جن اسے قابو کرنے کی کوشش کرتا ہے۔" شاہ ویز نے گفتگو میں حصہ لیا۔ "ملازمہ اس آدمی کی بیوی تھی۔ اصل میں وہ ہمارے باورچی صاحب تھے جن کی پودوں میں پانی ڈالنے کی بھی ڈیوٹی تھی۔ ابی نے انہیں دوسری منزل پر کمرہ دیا تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم لڑکوں نے شاید ہی میٹرک کیا تھا۔ یہ واقعہ ہماری غیر موجودگی میں پیش آیا تھا۔ ابی ہم سب کو سیر و تفریح کے لیے نادرن ایریاز لے گئے تھے۔ دراصل وہ ملازمہ اتنی حسین تھیں کہ انہیں پانے کے چکر میں کسی نے کالا جادو ہی کروا دیا۔ کہتے ہیں کالا جادو کریم صاحب نے کروایا تھا۔" وہ اتنے آرام سے کہانی بناتا ہوا اسے سنا رہا تھا کہ وجیح اور مراد

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک دوسرے کو حیرانی سے دیکھنے لگے۔ وہ بتاتا جارہا تھا زمل کا چہرہ سفید پڑتا جارہا تھا۔ غازی کو ہضم نہیں ہورہا تھا کہ کوئی اس سے زیادہ اچھا اسٹوری ٹیلر کیسے ہو سکتا ہے۔

"کریم صاحب کون ؟" اس کا دل کانپ رہا تھا۔

"ارے ہمارے بالکل سیدھے ہاتھ والے پڑوسی ! شکل سے بڑے سیدھے سادے ہیں مگر سب سے زیادہ دل انہوں نے ہی ہارا تھا مراد چچا کے بعد !" وہ کسی طرح مراد کو بھی گھسیٹ لایا اپنی کہانی میں۔۔

مراد نے اسے کچھ نہ سمجھتے ہوئے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔

"یہ میں کہاں سے آگیا؟" وہ تڑپ اٹھا۔

"ہاں اب تم پیار کے قصے چھپاؤ ! اسی لیے تو کنوارہ ہے بیچارہ ! روز رات میں آٹھ بار اس کمرے کا چکر لگاتا تھا دو سال پہلے تک تا کہ کسی طرح اس حسین ملازمہ کی موجودگی محسوس ہو۔" یہ مبالغہ آرائی نہیں سراسر جھوٹ تھا۔ مراد نے تڑپ کر چہرہ وجیح کے کندھے میں چھپالیا۔ کتنا بڑا الزام تھا اس کی ذات پر !

زمل نے بہت افسوس سے اپنے چچا کو دیکھا۔

"اچھا پھر کیا ہوا تھا۔" غازی کو کہانی میں دلچسپی محسوس ہوئی۔ وہ غلطی سے بول بیٹھا۔ شاہ ویز گڑبڑایا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تجھے تو سب معلوم ہے تو کیوں پوچھ رہا ہے؟" شاہ ویز نے اسے آنکھیں دکھائیں تو وہ گلا کھنکھارتا ہوا سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"اوہ ہاں۔۔نئے سرے سے سن کر ہمیشہ اچھا لگتا ہے۔"

"پھر کیا ہوا شاہ ویز!" کہانی آگے بڑھتی جا رہی تھی اور سسپنس بڑھتا جا رہا تھا۔ زمل کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔

"ہاں تو کریم چچا نے کر دیا جادو تاکہ باورچی صاحب کو رستے سے ہٹائیں اور خود شادی کر لیں مگر ہائے رے ہماری ملازمہ حسینہ! وہ تڑپ تڑپ کر اس کالے جادو کے اثر میں چل بسی۔۔ جانے کس نے لی اس کی جان! اس کے مرنے کے بعد باورچی صاحب بھی پنکھے سے اس کی تڑپ میں مر گئے اور بس تب سے ان کی روح گھوم رہی ہے اپنی محبوب بیوی کی جان کا بدلہ لینے کے لیے۔۔ان کی بیوی کو اگربتیاں بہت پسند تھی۔روز رات میں جلایا کرتی تھیں۔ ہمیں تو لگتا تھا کہ روز میت ہو رہی ہے گھر میں مگر وہ کہتی تھیں کہ یہ محبت کی نشانی ہے۔اس لیے اب جو بھی اگربتی جلا کر جاتا ہے اوپر محفوظ رہتا ہے۔ تم بھی روز رات میں اگربتی جلا کر سونا۔ غازی اگربتیوں کا پیکٹ لے آئے گا۔ جلانا نہیں بھولنا ورنہ اس کی روح تمہارے جنازے پر اگربتی جلائے گی۔" وہ یکدم ہی اس کی آخری بات پر خوف سے چیخی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیا ہوا بیٹی؟" ابی فوراً چونکے۔ لبنی بھی تکنے لگیں۔

"ارے کچھ نہیں۔۔" وہ سارے لڑکے 'مراد، شاہ ویز، وجیح اور غازی سب ابی کو بہلانے میں لگ گئے۔

"ایسے ہی کیڑا دیکھ لیا۔" شاہ ویز فوراً بولا۔ "ہاں آج کل غازی بھی کیڑے کی طرح ہی چھبتا ہے سب کو۔۔" وجیح نے گھورا۔ "اتنا چھبنے لگا ہوں سب کو۔۔" غازی نے غم میں آنکھیں موندلیں۔

"چلو اٹھو سارے آذان ہو رہی ہے نماز کو جاؤ۔" مغرب کی آذان ہونے لگی تھی۔ لبنی کے کہتے ہی لڑکے اللہ اللہ کا ورد کرتے اٹھ کھڑے ہوئے اور زمل جس کا خوف سے چہرہ سفید پڑ رہا تھا وہ لبنی کے پیچھے پیچھے ان کے ساتھ لگ کر اندر لاؤنج میں بڑھ گئی۔ اس کے جاتے ہی لڑکوں نے مڑ کر خالی لان میں دیکھا تھا۔

"یا اللہ معاف کر دینا۔ آمین۔" شاہ ویز نے منہ پر ہاتھ پھیرا اور جوتے پہنتا مسجد کے لیے نکل گیا۔

---☆☆☆---

رات کے اندھیرے میں غازی اس کے کمرے کے باہر کھڑا تھا۔ زمل کی چیخ نکلتے نکلتے بچی تھی۔ وہ ویسے ہی خوفزدہ تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ی۔یہ کیا ہے؟"

"اگربتیاں۔"وہ کسی پراسرار لہجے میں بولا۔

"ییہ۔یہ۔"وہ سہم گئی۔

"رکھ لو اور اب دروازہ مت کھولنا۔کوئی بھی نظر آئے تو آنکھیں بند کر کے بھول جانا۔نہیں بھولی تو یہ رات بھی نہیں بھول سکو گی۔"وہ چلا گیا تھا اور اس کی روح فنا کر گیا تھا۔

"کیا مصیبت ہے۔۔"وہ روہانسی ہو گئی تھی۔

---☆☆☆---

وہ آستین کے کہنیوں تک فولڈ کرتا سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔

"رات کے ڈھائی بج رہے ہیں۔تھوڑا اور انتظار کر لیتے تو فجر ہی ہو جاتی۔"مراد نے سیڑھیاں چڑھتے وجیح پر طنز کیا۔

"ابی سے بات کرنے میں تاخیر ہو گئی۔تم تھرماس کا کیپ بند کرو فائدہ نہیں چائے ہی ٹھنڈی ہو جائے گی۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ساری چیزیں تو میں پکڑا ہوا ہوں۔" وہ صحیح کہتا تھا۔ دو خالی مگ بھی اسی کے ہاتھ میں تھے اور اب وہ چھت کی جانب بڑھ رہے تھے۔ ابھی دوسری منزل پر پہنچے ہی تھے کہ ویجے کو ایک لڑکی نظر آئی۔ بال کھلے ہوئے تھے اور ڈوپٹہ شانوں پر بکھرا ہوا تھا۔ وہ ٹھہر سا گیا۔ دوسری منزل میں اندھیرہ چھایا ہوا تھا۔ وہ لڑکی ساکت کھڑی تھی' اس کا چہرہ دیکھنا مشکل تھا۔ یکدم ہی وہ لڑکی پوری قوت سے چیخی ویجے کو سہم کر دوسرے منزل کی لائٹ جلانی پڑ گئی۔

"اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے۔ قریب آنے پر اس کے چہرے کی سفید رنگت محسوس ہوئی۔

"مجھے لگا کوئی اور ہے۔" وہ بے حد سہم چکی تھی۔

"تمہیں ڈر لگتا ہے زمل؟" مراد کا لہجہ بہت پر سکون تھا۔ اس نے تیزی سے زمل کو خود سے قریب کیا تاکہ وہ پر سکون ہو سکے۔ البتہ ویجے اسے ادھ کھلی آنکھوں سے ہنوز تک رہا تھا۔ اس کی آنکھیں سحر طاری کر دینے میں ماہر تھیں۔

"تم واقعی ان کی بات پر ایمان لے آئی؟" اسے لگا گویا یہ مذاق ہو۔" وہ صرف ایک مذاق تھا زمل۔ ان کی کہانی ہی ایسی بکواس تھی تمہیں سمجھ جانا چاہئے تھا وہ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ ان دونوں کا یہی مشغلہ ہے اور عجیب بات ہے کہ دوسرے بے وقوف بن بھی جاتے ہیں۔ تم اس من گھڑت کہانی کو بالکل سیریس

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہیں لینا چاہیے تھا۔ تم کوئی بچی نہیں جو ڈر جاؤ یا کوئی بھی تمہیں ڈرا جائے۔ جو اس اندھیرے میں چیخ اٹھے یا۔۔" وہ سرد لہجے میں روانی سے مزید اور بھی کچھ کہتا جب مراد نے ہاتھ دکھا کر روکا۔ وہ اس کی بات پر رونے لگی تھی۔ ٹپ ٹپ آنسو شرمندگی سے بہنے لگا۔ وہ اس لیے نہیں روئی تھی کہ وہ ڈر گئی تھی' وہ اس لیے روئی تھی کہ کسی نے اس سے یہ رویہ اپنایا تھا۔

"آپ بہت برے ہیں۔" اسے غصہ آنے لگا۔ "ہر کوئی آپ کی طرح کڑوی بات نہیں کر سکتا۔ آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی بات ہر کسی کے لیے قابل برداشت ہے تو ایسا بھی نہیں ہے۔۔ آپ کے لیے آسان ہے کسی کے لیے بھی اذیت کا باعث بننا۔" اس کی سسکیاں بندھ گئیں اور وجیح اس کے لہجے میں ہی کہیں کھو گیا۔ سکوت طاری ہو گیا تھا۔ وہ ساکت کھڑا تھا۔

"تم اس کی باتوں کا برا مت مانو۔ وجیح وہ نئی ہے اس گھر میں' ہم لوگوں میں۔۔ تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہیے۔" مراد نے زمل کے حق میں آواز اٹھائی۔ وجیح اس کے چہرے پر نگاہیں جمائے نجانے کتنی دیر کھڑا رہا تھا۔۔ ساکت جیسے منزل بھول گیا ہو۔ اس کی سانسیں رکنی سی لگی تھیں۔ وہ ایک گہرہ سانس لیتا ہوا تیزی سے اوپر بڑھ گیا۔

---☆☆☆---

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آپ کے لیے آسان ہے کسی کے لیے بھی اذیت کا باعث بننا۔"اس کی آواز میں جو تکلیف تھی وہ آنکھیں میچ گیا۔ایک اور بار وہ کسی کے لیے تکلیف کا باعث بنا تھا۔اسے یکدم ہی وہ مناظر خیالوں میں گھوم گئے۔ سہما چہرہ اور ساکت آنکھیں۔وہ اسے کسی خوف سے تک رہی تھی۔وہ اس اندھیرے میں چمکتی آنکھوں سے پہچان گیا تھا کہ سامنے زمل ہے'مگر وہ نہیں پہچان پائی تھی۔۔یا پھر شاید خوف زیادہ تھا کہ وہ ڈری ہوئی تھی۔

وجیح کے حلق کی گلٹی نمودار ہو کر غائب ہوئی اور وہ آنکھیں موند گیا تھا۔

---☆☆☆---

"دو چائے چار پراٹھے!"

"تین! تین چائے چار پراٹھے!"غازی نے تصحیح کی۔

"چار پراٹھے تو شاہ ویز کے ذمے! یہ چائے کس خوشی میں بڑھائی جا رہی ہے؟میں نے صرف دو پیالی چائے ہی چڑھائی ہے۔"پرندوں کی چہچہاہٹ کا شور زیادہ تھا۔مراد نے کچن سلیپ پر ہاتھ رکھ کر دوسرے بازو کے آستین کہنیوں تک فولڈ کیے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم نے اگر نہیں پینی تو نہ بناؤ۔" غازی نے آملیٹ کے لیے انڈہ پھینٹا۔

"کیا مطلب؟ یہ چائے بھی میں بناؤں اور مجھے ہی نہ ملے؟"

"اس لیے کہہ رہا ہوں ایک کپ کا اضافہ کرو۔ وجیج ویسے بھی کافی پیتا ہے۔ پیچھے ہم تین لوگ بچے۔۔" اس نے فرائی پین میں انڈہ ڈالا۔ سیڑھیاں اتر کر حذیفہ اور اس کے پیچھے زمل آئی تھی۔

"اوہ دیکھو ذرا کون آیا ہے!" مراد مسکرایا۔ "اتنی جلدی کیوں اٹھ گئی زمل؟"

"یہ حذیفہ اٹھ گیا تھا اور پھر اس نے مجھے بھی اٹھا دیا۔ آپ سب لوگ اتنی صبح وہ بھی کچن میں کیسے؟" اس نے بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا اور تمام لڑکوں کو اکھٹا دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ وجیج نے کل والی بات پر ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا۔ وہ کافی پھینٹ رہا تھا۔

"ہم تو ہر اتوار اور کبھی کبھی ویک ڈیز میں بھی اس وقت ایسے ہی کچن میں نظر آتے ہیں۔ اصل میں لڑکیاں نہیں ہیں ہمارے گھر تو چار و ناچار ہمیں ہی اعوان ہاؤس کی سگھڑ لڑکیاں بنا دیا گیا۔" غازی نے ایک آملیٹ تیار کر کے پلیٹ میں ڈال دیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ویسے تمہیں ناشتہ بنانا آتا ہے؟ اس بہانے ہمیں کچن سے چھٹی مل سکتی ہے۔" شاہ ویز کی آنکھیں ذرا سی چمکیں تو زمل نے محسوس کر کے فوراً سے نفی میں سر ہلایا۔

"میں صرف ٹوسٹ اور انڈہ تیار کر سکتی ہوں۔ دیسی گھی والے پراٹھے اور چائے نہیں۔" اس نے ہنس کر کہتے ہوئے گویا ان کی امید بجھائی۔

"کافی تو بنا لیتی ہو گی۔ پھر تو براہ کرم وجیح کی کافی ہی بنا دو تاکہ وہ یہ چائے نکال لے۔" شاہ ویز نے وجیح کو چائے کی پتیلی کی جانب اشارہ کیا تو بھنویں اچکا کر رہ گیا۔ زمل نے کن انکھیوں سے وجیح کو دیکھا۔ اسے سمجھ نہ آیا کیا کرے۔

"میں اپنی کافی خود بناتا ہوں۔" نظریں آپس میں ملی تھیں۔

"سارے چائے نہ نکالنے کے بہانے ہیں۔" کسی نے طنز کیا۔ شاہ ویز پراٹھوں کی پلیٹ لیے میز پر چلا گیا۔ مراد کا چائے والا کام خود زمل دیکھ رہی تھی تو وہ آنکھ بچاتا خود بھی میز کے ساتھ لگی کرسی پر مہاراج کی طرح بیٹھ گیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں نکال دیتی ہوں چائے۔" وہ کچن میں آگئی۔ ان سب کے درمیان وہ اتنی چھوٹی لگ رہی تھی گویا ایک چھوٹی بچی بڑوں کی بھیڑ میں کھو گئی ہو۔ ان چاروں کا قد کافی نکلتا ہوا تھا۔ چار پیالیاں و چیج کی طرف رکھی تھیں۔ وہ چھنی پیالی کے اوپر رکھ کر پتیلی اس پر انڈیلنے لگی۔

"آئم سوری!" اس نے گھمبیر لہجے میں کہا۔ البتہ وہ اب بھی اپنے کپ کو دیکھ رہا تھا۔ زمل کے ہاتھ ذرا سے کانپے اور پتیلی ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچی۔ "رکھ دو اسے تم گرا دو گی۔" اس نے نرمی سے اس کے ہاتھ سے پتیلی لی اور آخری کپ میں چائے انڈیل کر چولہے پر رکھ دی۔ زمل کو سمجھ نہ آیا کیسے بی ہیو کرے۔ کیا اسے واقعی اس بات کی پرواہ تھی؟

"آپ مجھ سے سوری کر رہے ہیں؟" اس نے بمشکل پوچھا۔

"تمہارے علاوہ یہاں کوئی اور نہیں ہے زمل۔ مجھے ایسے بی ہیو نہیں کرنا چاہئے تھا۔ میں واقعی شرمندہ ہوں۔" اس کی آواز میں نرمی اس نے پہلی بار محسوس کی۔ اس لہجے نے واقعی اسے بے بس کر دیا کہ وہ شکوہ نہ کر سکی۔

"کوئی بات نہیں۔۔ میں نے بھی کافی اوور ریکٹ کیا اور نجانے کیا کیا کہا۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔"

اسے اپنے لہجے پر بھی افسوس ہوا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وہ ایکشن کا ری ایکشن تھا مزید کچھ نہیں۔۔" غلطی سے نگاہ اس کے چہرے پر پڑی تو ٹک ہی گئی۔ وہ ان آنکھوں سے نظریں ہی نہ ہٹا سکا۔ یہ ہیزل رنگ اتنا ہی پر کشش تھا جتنا وہ خود تھی۔ جانے کیا تھا وہ اس کے بارے میں سوچنے لگا۔ وہ کنفیوز تھی۔۔ اتنی کہ پلکیں لرزنے لگیں۔ یکدم ہی وجیح کو ہوش آیا اور وہ سر جھٹکتے ہوئے کپ میں دودھ ڈالنے بڑھ گیا۔ اسے خود پر ایک بار پھر غصہ آیا۔ وہ کیوں ایسے بی ہیو کرنے لگا تھا۔ کیسے بھول جاتا تھا کہ وہ جہانگیر خان کی اولاد ہے۔ جس کے مزاج کا حصہ اس کے اندر بسا ہوا تھا۔ اسے خود کو ان سب چیزوں سے دور رکھنا تھا۔ وہ پشت کیے کھڑا ہو گیا۔ گویا گڑ بڑا گیا۔ زمل کافی دیر اس کی لمبی چوڑی پشت تکتی رہی اور پھر چائے ٹرے میں رکھتی ہوئی باہر نکل گئی۔ وجیح نے گویا چین کی سانس لی۔

---☆☆☆---

"آپ کا نام؟" اس کے خیالوں میں ایک چہرہ ابھرا۔ "حنانہ ملک۔" اب آواز بھی سنائی دینے لگی۔ وہ پر سکون ڈرائیو کر رہا تھا اور اس پر سکون ڈرائیو کے دوران ان خیالوں کی وجہ سے خلل پیدا ہوا تھا۔ اس نے جو فائل منگوائی تھی وہ اب تک اس کی میز پر رکھی تھی مگر نا ختم ہونے والی میٹنگز اور مصروفیت کی وجہ سے وہ حنانہ ملک کی فائل نہیں دیکھ سکا تھا۔ البتہ ایک تجسس تھا۔۔ وہ تھا نے کیوں آئی تھی۔ وہ کسی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کے سامنے نہ مانتا مگر ہاں وہ اسے پریشان ضرور کر گئی تھی۔ اس نے ارادہ کیا تھا کہ پیر والے دن تھانے جا کر وہ سب سے پہلے وہ فائل دیکھے گا۔

"بارہ سال حنانہ! بارہ سال۔۔" وہ بے اختیار سانسوں کی روانی کے دوران بول اٹھا۔ یہ بارہ سال کم بالکل بھی نہیں تھے۔ وہ کسی تکلیف سے تھک کر اپنا سر سیٹ سے لگا گیا۔

---☆☆☆---

وہ جتنا اس سے کتراتا' آخر میں زمل کا کوئی کام اسے پکڑا دیا جاتا۔ دوری بنانے میں عافیت ہی نہیں کوئی سمجھتا۔

"ونیج کے ساتھ جاؤ وہ تمہیں گھما آئے گا۔ یوں گھر میں بیٹھ کر کیا کرنا۔" ابی کو اس بات پر گھوری دیتا رہ گیا۔

"وہ مصروف ہوں گے۔ خواہ مخواہ انہیں کیوں تکلیف دینا۔" وہ پیچھے اس کی موجودگی سے بے خبر تھی۔

"اتوار کے روز کون مصروف ہوتا ہے۔ تم لے جاؤ گے ناونیج؟" ابی کی بات پر زمل نے پیچھے ونیج کو دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"جی ابی۔میں باہر انتظار کر رہا ہوں۔" وہ زمل کو اشارہ کرتا باہر نکل گیا۔

پندرہ منٹ بعد ہی وہ دونوں ہی گاڑی میں بیٹھے تھے۔

"معذرت آپ کو تکلیف ہوئی۔"

"اب تو ہو گئی۔" اس نے رخ موڑ کر ان پندرہ منٹوں میں اسے پہلی بار دیکھا۔ وہ آسمانی رنگ جیسا ٹھنڈا رنگ پہنی ہوئی تھی۔ بالوں کا ڈھیلا جوڑا اور نفاست سے پور پور۔۔کانوں میں ہلکی بالیاں تھیں اور ناک سرخ ہو رہی تھی۔ وجیح نے نظریں ہٹا کر سامنے مرکوز کر لیں۔ کھلی فضا ونڈو سے اندر آتی اس کے زلفوں کو چھیڑنے لگی۔

"تمہارا پاکستان میں بھی تو ننھیال ہے۔ تم کچھ دن ان کے ساتھ کیوں نہیں رہتی؟" وجیح نے یکدم ہی پوچھا۔۔ یا شاید مشورہ دیا۔ وہ ہنس دی۔

"آپ چاہتے ہیں میں اعوان ہاؤس سے چلی جاؤں؟"

"نہیں۔۔" وہ گڑبڑایا۔ "میں ایسا کیوں چاہوں گا۔ بس یوں ہی کہہ رہا تھا کہ اور بھی کزنز ہیں اور ہو سکتا ہے وہاں لڑکیاں بھی ہوں۔ یہاں تو فرحانہ خالہ شہر کے کونے میں رہتی ہیں اس لیے وہ اور ان کی نور،

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تحریم کم ہی چکر لگا پاتی ہیں۔"اس نے بات کو کور کیا۔حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ واقعی چاہتا تھا کہ کچھ دنوں کے لیے وہ اس کی نظروں سے دور رہے۔کم از کم ابی کچھ دن تک اسے زمل کے حوالے سے کوئی کام تو نہیں پکڑائیں گے۔

"ہاں میں جاؤں گی۔میرا ماموں کا بیٹا سعد'اس سے میری بچپن سے گہری دوستی تھی۔پھر ہم آسٹریلیا شفٹ ہو گئے تو ایک لمبے عرصے کا گیپ آگیا۔اس کا کل رات ہی میسج آیا تھا کہ مجھے اس سے ملنا چاہیے۔" لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ تھی۔

"ہو سکتا ہے وہ تمہیں پسند کرتا ہو۔"نجانے اسے کیا سوجھا۔"اور ماموں تمہیں بہو بنانا چاہتے ہوں۔" اس کی بات پر وہ زور سے کھلکھلائی۔

"آپ تو یوں بیٹھے بیٹھے رشتے بنانے لگے ہیں۔فالحال مجھے کوئی خبر نہیں اور وہ میرا دوست ہے۔"وہ اپنے چوڑیوں پر انگلیاں پھیرنے لگی۔

"تمہاری عمر کیا ہے؟"اس نے یکدم پوچھا۔

"اگست میں تئیس سال کی ہوئی ہوں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہوں۔"اس نے سر ہلایا۔

گاڑی سگنل پر رکی تھی۔ایک ہاتھ اسٹیرنگ پر تھا اور نظریں سامنے جمی تھیں۔زمل کی چوڑیوں کی کھنکھناہٹ نے اس کی توجہ کھینچی۔وہ یک ٹک اس کی نیلی چوڑیاں تکنے لگا۔زمل شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی۔ارد گرد گاڑیوں کا رش تھا جب اس نے آواز سنی۔

"باجی گجرہ لے لو۔"وہ ایک سولہ سترہ سال کا لڑکا تھا جو گجرے کے پھول لیے کھڑا تھا۔ان پھولوں کی خوشبو اس کو یکدم ہی فریش کر گئی۔وہ لڑکا کھڑا وجیح کی سائڈ پر تھا مگر مخاطب زمل سے تھا۔

"نہیں چاہیۓ ہیں۔"وجیح نے ہاتھ اٹھا کر جانے کو کہا۔

"بھائی ایک گلاب کی جوڑی ہی لے لو۔صرف سو کی ہے۔"وہ لڑکا دونوں کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔

زمل خاموش رہی۔اسے خود بھی عجیب لگنے لگا۔

"نہیں ضرورت اس کی۔۔"وجیح نے ایک بار پھر جواب دیا۔

"بیوی کو دیکھو اپنی اتنے غور سے پھول دیکھ رہی ہے اور تم لینا نہیں چاہتے؟"اس لڑکے کی بات پر زمل کا دل حلق میں آیا جیسے چوری پکڑی گئی ہو جبکہ وجیح کی آنکھیں کسی عجیب احساس سے پوری کھلیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com
READERS CHOICE

"کیا پاگل پن ہے۔ میں نے کہا ناضرورت نہیں ہے۔" اس کا خفت سے چہرہ لال ہو گیا۔

"باجی مناؤ تو اپنے شوہر کو کہ ایک جوڑی تمہیں لے دے۔" اب کی بار وہ زمل سے مخاطب ہوا۔

"تم۔۔ تم مجھے دے دو!" زمل نے اسے ہاتھ کے اشارے سے اپنی سائڈ بلایا۔ وجیح تو ساکت بیٹھا تھا۔ نظریں گھما کر اسے دیکھ بھی نہ سکا۔ اس نے ایک جوڑی اس سے لے کر اپنی کلائیوں میں ڈالی تھی اور اب پرس میں سے پیسے نکال رہی تھی۔

"یہ لو۔" وجیح نے پیسے لڑکے کی جانب بڑھائے۔

"میں دے دیتی ہوں۔" وہ کچھ چونکی۔

"نہیں ضرورت نہیں۔۔" اس نے کن انکھیوں سے ان گجروں کو دیکھ کر گہری سانس بھری تھی اور پھر آگے دیکھنے لگا۔ کیا مصیبت تھی۔ وہ تنگ ہو کر رہ گیا! "تمہارے پیسے خرچ کروانا یعنی کے ابی سے سو باتیں سننا۔" وہ بڑبڑایا تھا جسے سن کر زمل ذرا سا مسکرائی تھی۔

"تمہاری کلائیوں میں گجرے بہت اچھے لگتے ہیں۔ اللہ تم دونوں کی جوڑی سلامت رکھے!" اس گجرے بیچنے والے لڑکے نے جاتے جاتے کہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"یہ میری بیوی نہیں ہے!" اس نے دانت پیسے۔ زمل آنکھیں نہ ملا سکی۔

"اس میں کیا بڑی بات؟ تو بنالو۔" یہ سنتے ہی اس کا چہرہ خفت کے مارے سرخ ہوا تھا' وہ لڑکا یہ کہتے سا تھ ہی بھاگ گیا تھا۔ زمل کا دل چاہا وہ کہیں غائب ہو جائے۔

"ان پھولوں میں کیا بات ہے جو تم لینے کے لیے اتنی بے تاب تھیں؟"

"پھول انسان کو فریش کر دیتے ہیں۔ وہ بالکل نیا جیسا ہو جاتا ہے۔۔ اور ویسے بھی گجرے مجھے بچپن سے پسند ہیں مگر اب اتنے سالوں بعد انہیں پہنا ہے۔" موتیا کی خوشبو وجیح کے دماغ میں بس رہی تھی۔

"مجھے کبھی پسند نہیں آئے۔ یا شاید میں نے کبھی غور نہیں کیا۔" وہ اپنی شخصیت کو کھوجنے لگا۔

"آپ کو پھول نہیں پسند؟"

"پتا نہیں۔۔ بچپن میں ایک بار غصہ آیا تھا تو گھر کے باغیچے سے سارے پھول اکھاڑ پھینکے تھے۔ پھر اگلے کچھ ماہ تک جب خالی باغیچہ دیکھتا تھا تو افسوس ہوتا تھا۔ جب پھول دوبارہ کھلنے لگے تو خوشی بھی محسوس ہوئی تھی۔ میں نے ان چیزوں کی طرف غور نہیں کیا کہ مجھے کیا پسند ہے اور کیا نہیں۔" وہ اب گھر کی روٹ پر تھے۔ وہ اس کو بغور دیکھ رہی تھی اور وہ اس کی نظروں سے الجھ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"خود کی ذات کو پڑھنا ویسے مشغلہ اچھا ہے۔آپ کو اختیار کرنا چاہئے۔"اس کے لہجے میں جو نرمی تھی' وجیح نے پہلی بار محسوس کی۔

"میں نے کبھی خود کو کھوجا نہیں۔۔ہاں مگر واقعی ایسا ہے۔"گاڑی اعوان ہاوس کے آگے کھڑی ہوئی تھی۔اسے اب اپنے گھر جانا تھا۔زمل اتر گئی۔

"آپ نہیں آئیں گے؟"

"نہیں میں اپنے گھر جاؤں گا۔ابی کو لازمی بتادینا کہ وجیح نے ان سے کیا وعدہ پورا کر لیا ہے۔"وہ خود کو بے حد پر سکون محسوس کر رہا تھا۔

"آج پہلی بار میں نے آپ کو اتنا بولتے ہوئے دیکھا۔کافی مزیدار باتیں ہیں آپ کی۔۔ کمپنی کافی انجوائے کی میں نے! تھینک یو۔"وہ مسکراتی ہوئی اندر چلی گئی اور وہ اس کی آخری بات میں کھو گیا۔

"میری باتیں مزیدار ہیں؟"اس نے زیر لب دہرایا۔بھنویں کچھ حیرانی سے اٹھیں۔وہ واقعی آج معمول سے زیادہ بولا تھا۔وہ اچھی لڑکی تھی۔وجیح ذرا سا مسکرایا اور گاڑی آگے بڑھا کر لے گیا۔

---☆☆☆---

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آج ورکنگ ڈے تھا۔ وہ آج جان کر جلدی آیا تھا تا کہ اس فائل کا معائنہ کر سکے۔ میز سے ٹیک لگاتے ہوئے اس نے فائل پر نام پڑھا۔ ابھی اس نے کھولی ہی تھی کہ ایک انسپکٹر شاز اندر آیا۔

"آپ سے ایک لڑکی ملنا چاہتی ہیں۔" اس کی بات پر وہ چونکا۔

"کون ہے؟"

"وہی اس دن والی لڑکی ہے۔" اس نے بمشکل مسکراہٹ چھپائی تو مراد نے اسے گھورا۔

"اندر بھیج دو۔" اثبات میں سر ہلاتا ہوا وہ اندر چلا گیا۔ مراد نے امید نہیں کی تھی کہ وہ یوں دوبارہ آئے گی۔ اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی اور وہ اپنی چیئر پر جا بیٹھا۔

"میں اندر آسکتی ہوں؟" وہ آواز۔۔ اسے میلوں دور سے بھی سنائی دیتی تو بھی پہچان لیتا۔

"ہوں۔" اس کا حلق خشک ہوا۔ سیاہ ویونیفارم میں اس کے چوڑے کندھے اور ٹائٹ بازو کافی نمایاں تھے۔ حنانہ نے اسے ایک پوری مکمل نظر سے دیکھا تھا۔ مراد نے اسے دیکھا تو پھر کہیں اور نہ دیکھ سکا۔

"میں۔۔ میں یہاں معذرت کرنے آئی ہوں۔" وہ بمشکل جملہ ادا کر پائی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"صرف معذرت کرنے تم تھانے آئی ہو؟" وہ اسے یک ٹک تکنے لگا۔ "یہ ایسی جگہ نہیں جہاں چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑکیاں یونہی آجائیں۔" اس نے بیٹھنے کا اشارہ دیا تو وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔

"میں اسی لیے اتنی صبح چلی آئی تاکہ تم مصروف نہ ہو اور میں معذرت کرکے چلی جاؤں۔" اس کے لہجے سے شرمندگی چھلک رہی تھی۔ مراد نے ایک لمبی گہری سانس بھری۔

"معذرت کس لیے؟ اگر وہ ایف آئی آر نہ کاٹتے تو ان سے وجہ پوچھنا میری ڈیوٹی کا حصہ ہے۔" اس نے گلاس میں پانی انڈیل کر اس کے آگے کیا۔ وہ ویسی ہی تھی۔۔ یا پھر مزید پرکشش ہو گئی تھی۔ خیر وہ جیسی بھی ہوتی 'مراد کو اچھی ہی لگتی۔

"اس لیے نہیں۔۔ میں غصے میں تھی اس ٹائم اور میں نے تمہیں جانے بغیر بہت برا بھلا کہا۔ میں نے نہ تمہیں پہچانا تھا اور نہ تمہاری پوسٹ کا اندازہ تھا۔ وہ مجھے ڈی ایس پی سے ملنے نہیں دے رہے تھے اور میں بوکھلائی ہوئی تھی۔۔ ورنہ میں کبھی ایسے بات نہیں کرتی۔ تم تو۔۔" وہ ہکلائی۔ "تم تو جانتے ہو۔"

مراد اور اس کے درمیان ایک لمبی خاموشی رہ گئی۔

"تم تھانے کیوں آئی تھیں؟" وہ جاننا چاہتا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وہ۔۔مسلہ حل ہو جائے گا۔ تم۔۔ تم اسے چھوڑ دو۔ مجھے بس میری معافی کا جواب دے دو میں چلی جاؤں گی۔" اگر اسے علم ہوتا کہ علاقے کا ڈی ایس پی مراد اعوان ہے تو وہ اس دن یہاں کبھی نہ آتی۔

"تم اس دن تھانے کیوں آئی تھیں حنانہ!" اس نے اب کی مزید آہستہ اور نرمی سے پوچھا تو اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ مراد کا سانسیں بھرنا دشوار ہو گیا۔

"وہ۔۔ایک لڑکا ہے۔ وہ بہت پریشان کرتا ہے۔ میرے گھر میں کوئی ایسا شخص نہیں جو اس سے لڑ سکے۔ پچھلے دو ماہ سے وہ ہفتے میں دو دفعہ چکر لگاتا ہے۔ ہراس کرنے کی کوشش کرتا ہے اور امی کو دھمکی دیتا ہے کہ وہ مجھے لے جائے گا۔" وہ ہچکیاں بھرنے لگی اور وہ ساکت آنکھیں کھولے اسے تکنے لگا۔ غصہ سینے میں بھرنے لگا۔

"گھر میں کون کون ہے؟ تمہارے فادر ملک، تمہاری مدر اور؟" وہ ملک صاحب کو کیسے بھول سکتا تھا۔ اگر وہ آج اس کو حاصل نہیں تھی تو اس کی وجہ ملک صاحب تھے۔

"بابا کا کچھ سال پہلے انتقال ہو گیا تھا۔" وہ اب سسکیاں لے رہی تھی۔ یہ بات اسے خاموش کر گئی۔

"تمہارا سسرال انوالو نہیں ہوتا؟" اس نے کچھ ہمت پکڑی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"سسرال؟میں میرڈ نہیں ہوں۔"اب کی بار فائل دیکھتے مراد نے تیزی سے نظریں اٹھائی تھیں۔وہ اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا اور حنانہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی تاکہ اس کی نظروں سے کنفیوز نہ ہو سکے۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟وہ لڑکا۔۔کیا نام تھا اس کا جس کو ملک صاحب نے مراد پر فوقیت دی تھی۔۔ہاں اریب محمود!دونوں کے نکاح کی خوشخبری ملک صاحب نے خود مراد کو فون پر دی تھی۔وہ ریزہ ریزہ ہو کر بکھرا تھا۔

"اچھا۔"وہ تیزی سے ہوش میں آیا۔"اس لڑکے کا نام بتاؤ اور اس کے بارے میں تھوڑی تفصیلات دو۔"وہ فائل پر جھک گیا۔

"نہیں مجھے اب کوئی رپورٹ نہیں لکھوانی۔مم۔میں بس جاؤں گی۔"وہ پہلے ہی شرمندہ تھی۔اٹھنے ہی لگی تھی جب مراد نے دوبارہ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تم دوبارہ مجھے اگنور کرو گی؟"اس نے بہت دھیان سے دو وقتوں کی باتوں کو لنک کیا تھا۔حنانہ ٹھہر سی گئی۔اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔"بیٹھ جاؤ۔"وہ بیٹھ گئی۔

"وہ میرے بابا کے دوست کا بیٹا ہے۔اریب محمود!"وہ اس کے چہرے کے زاویے نوٹ کر رہی تھی۔ مراد کے تاثرات بدلے۔وہ اپنی سوچوں میں مزید الجھ گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اریب محمود؟؟" وہ پوچھنے سے خود کو روک نہ سکا۔ شاید یہ بے جا حیرانی کی علامت تھی۔ حنانہ نے جھینپتے ہوئے تھوک نگلا۔

"ہوں۔ میں پانچ سال اس کے نکاح میں رہی ہوں۔ شروع کے تین سالوں میں ہی رخصتی ہو جاتی اگر بابا کو ٹیومر نہ ہوتا۔ وہ وقت مشکل سے گزرا۔ اس کے گھر والے کافی زیادہ رخصتی پر زور دے رہے تھے۔ وہ مزاجاً کافی غصے والا تھا اور بدزبان بھی۔۔ مجھے خبر تھی اس سے رخصتی ہوئی تو وہ مجھے میرے بیمار ماں باپ سے ملنے نہیں دے گا اس لیے میں وقت کو کھینچتی چلی گئی۔ وقت گزرنے لگا تو ساتھ ساتھ اس کی خراب سرگرمیاں بھی واضح ہوتی چلی گئیں۔ بابا کی طبعیت بہتر ہوئی تو انہیں اریب کے خالو نے اس کے خراب اور بیہودہ کاموں کے بارے میں بتایا۔ وہ ایک بدکردار آدمی ہے۔ پھر دو سے چار بار میرے خالہ زاد بھائی نے اسے الگ الگ لڑکیوں کے ساتھ ریسٹورنٹ اور ہوٹل میں دیکھا تو بابا نے رشتہ ختم کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا۔ ایک دن وہ غصے میں آیا اور خود طلاق دے گیا۔ مجھے لگا تھا سب ٹھیک ہو جائے گا اور واقعی ہو گیا تھا۔ پھر بابا کے انتقال کے بعد اس نے دوبارہ سے چکر لگانے شروع کر دیے۔ وہ دوبارہ نکاح کی ضد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس سے پہلے غلطی ہو گئی تھی۔" وہ جھکے سر سے بتا رہی تھی اور مراد کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم کیا کہتی ہو؟"

"میں نے اسے منع کیا مگر مجھے اس سے ڈر لگتا ہے۔وہ میرے ساتھ کچھ بھی کر سکتا۔میں ایک اسکول میں ٹیچنگ کرتی ہوں۔ایک دو بار وہ وہاں بھی آ چکا ہے۔امی کو دھمکاتا ہے کہ اگر نکاح نہ کروایا تو وہ ایسے ہی لے جائے گا۔"اس کی ہچکیاں دوبارہ بندھ گئیں تو مراد کو لگا اس کا دل باہر آ جائے گا۔

"اچھا رو مت!میں ہوں نا۔میں۔۔مراد!مراد ابھی بھی ہے حنانہ!"وہ کیسے کہتا کہ تمہارے آنسو میرے دل پر گرر ہے ہیں۔اتنے سال گزر گئے اور وہ بے خبر رہا۔۔

"مگر مجھے اب اس کے خلاف ایکشن نہیں لینا۔وہ اسی علاقے میں رہتا ہے۔جانے اس دن غصے میں کمپلین کرنے آ گئی مگر اس نے مجھ سے کہا ہے کہ اگر اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا تو وہ میرے خلاف کچھ بھی کر سکتا ہے!مجھے اپنی ماں بہت عزیز ہے۔۔"وہ جلدی جلدی بول رہی تھی۔

"حنانہ۔۔"وہ آگے بات کرتا مگر حنانہ اس کی بات کاٹ گئی۔

"نہیں۔۔مجھے مدد نہیں چاہیے مراد۔مجھے پتا ہوتا تم یہاں کے ڈی ایس پی ہو میں کبھی نہیں آتی۔میں نے تمہیں شرمندہ کیا ہے پہلے بھی۔۔ہمیشہ یہ سوچتی تھی کہیں تم نظر آؤ گے تو کیسے سامنا کروں گی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تمہارا شکریہ تم نے مجھے سنا۔ مجھے امید ہے تم مجھے معاف کر دو۔ خدا حافظ۔" وہ آنکھوں کو رگڑتی ہوئی اپنا چہرہ چھپاتی باہر نکل گئی اور مراد تکتا رہ گیا۔ سانسیں اٹک سی گئی تھی گویا۔ وہ ٹیک لگا کر آنکھیں میچ گیا۔

---☆☆☆---

وہ اگلے تین دنوں تک اعوان ہاؤس نہ آیا۔ البتہ زمل نے اس کا انتظار کیا تھا۔۔ وہ اس کا مزید سامنا نہیں چاہتا تھا اس لئے خود ہی دور ہو گیا۔ کچھ کام کی مصروفیت بھی تھی اور اس نے مصروفیت بڑھا بھی لی تھی۔ وہ مزید دو ہفتے دور رہتا اگر ابی اسے کال کر کے خود نہ بلاتے۔

"یہ دیکھو میری شگر۔۔ کتنی لو آئی ہے۔ یہ غازی کہتا ہے کہ مینٹین رکھیں۔ مزید کیسے رکھوں! مجھے کچھ میٹھا کھانے کی طلب ہو رہی ہے۔" انہوں نے اسے صرف یہ منوانے کے لیے بلوایا تھا۔ وہ دل ہی دل میں مسکرایا۔ ابی اس عمر میں اتنی معصوم باتیں کرتے تھے کہ ویجی کا دل چاہتا تھا ان کے پاس رہ جائے۔

"آپ تو کہتے تھے بیٹیاں دل میں مٹھاس گھول دیتی ہیں۔ کہاں ہیں آپ کی پوتی؟" اس نے بلا ارادہ ذکر کیا اور مسکرا دیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہائے وہ تو گئی ہوئی ہے اپنے ننھیال۔۔"ابی اٹھ کر کھڑے ہوئے۔"میں نے کہا کچھ دن رہ کر آنا وہ بھی اپنے ہی ہیں اور یہ گھر تو تمہارا ہی ہے۔"وہ کمر کی تکلیف سے کراہتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

"اچھا۔"وہ کچھ سوچنے لگا۔"اچھا ہے چلیں۔کم از کم میرے لیے۔۔"اس نے آہستہ آواز میں کہتے ہوئے سانس بھری۔

"کچھ کہہ رہے ہو؟"وہ سن نہیں پائے تھے۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔"

"اس کا کزن سعد'اس کا بیسٹ فرینڈ ہے۔لینے آیا تھا اسے تو تب دیکھا۔اتنا بڑا ہو گیا ہے۔تم سب لڑکے آگے پیچھے ہی پیدا ہوئے۔بڑا پیارہ لڑکا ہے۔"وہ خاموشی سے سن رہا تھا اور خیالوں ہی خیالوں میں اس کی شادی سعد سے کروا رہا تھا۔"تین دن ہو گئے۔تم نے درمیان میں چکر کیوں نہیں لگایا؟"

"اب لگاؤں گا ابی!وہ دراصل جم اور آفس نے روٹین مصروف کی ہوئی ہے۔اب آجاؤں گا۔"اسے کچھ کمی محسوس ہوئی مگر وہ ذہنی طور پر مطمئن تھا۔ابی نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

---☆☆☆---

"میں تمہاری بات کو سمجھتا ہوں لیکن کیا کروں میں ایک بیٹی کا باپ ہوں۔۔اس کی شادی میں اور کتنا انتظار کرتا رہوں گا؟ برخوردار بہت انتظار کیا ہے مگر مجھے نہیں لگتا کہ تمہارے گھر والے تمہاری طرح سوچتے ہیں اور میری بیٹی مجھ پر بوجھ نہیں ہے کہ اسے اس گھر میں بیاہ دوں جہاں ماں کی رضامندی نہیں۔۔"رباب کے والد صاحب نے اس بار دوٹوک لہجے میں بات کی تھی۔

"نہیں انکل ایسا نہ کہیں۔۔میں کوشش کروں گا۔اب کی بار میں لازمی لے کر آؤں گا۔"وہ تیزی سے بول اٹھا تھا۔شاہ ویز نے انہیں یقین دلانا چاہا۔

"کتنا انتظار بیٹا؟"وہ بھی بے بس نظر آتے تھے۔

"نہیں زیادہ نہیں۔۔بس تھوڑا وقت دیں'اماں خود آئیں گی آپ کے گھر۔۔میں لے کر آؤں گا اور میرے ابی میرے فیصلے سے بہت خوش ہیں'وہ راضی ہیں۔"اس کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"یہ ایک آخری موقع ہے اس کے بعد نہیں۔۔اور پھر اس کے بعد میں رباب کو بالکل اجازت نہیں دے سکوں گا کہ یہ تم سے ملے۔" وہ ڈرائنگ روم سے نکل گئے تھے جب رباب داخل ہوئی۔ وہ سر ہاتھوں میں پکڑے گم بیٹھا تھا۔ایک خاموشی سی پھیل چکی تھی اور رباب اسے یک ٹک دیکھ رہی تھی۔

"آئم سوری۔" وہ اسے یوں دیکھ کر تکلیف میں آگئی۔ شاہ ویز نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تم کیوں سوری بول رہی ہو؟ ادھر بیٹھ جاؤ۔" وہ اپنی پریشانی کا اظہار نہ کر سکا۔

"تم پریشان مت ہو۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں نے تمہیں بہت مجبور کر دیا ہے۔" اسے لگتا تھا ہر غلطی اس کی ہے۔

"تم نے کہاں مجبور کیا ہے؟ اماں نے مجبور کر دیا ہے۔ تمہارے بابا غلط نہیں کہتے رباب! واقعی، اور کتنا انتظار میرے مقدر میں لکھا ہے!" وہ بالوں کو سختی سے بھینچتا ہوا پیچھے کو لے گیا۔

"کوئی بات نہیں تمہاری امی مان جائیں گی۔ بس ایک آخری کوشش کر کے دیکھ لو۔"

"یہ 'آخری' سننے میں اتنا خوفناک کیوں لگتا ہے؟" وہ ہونٹ بھینچ گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"شاہ ویز۔" اس نے بے حد نرمی سے اس کا نام لیا تھا۔ شاہ ویز کو کسی جلتے صحرا میں گویا ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ اس نے دوبارہ سے اسے دیکھا۔ وہ نرمی سے مسکرا رہی تھی۔۔ بالکل بچوں کی طرح! وہ گویا کسی فرصت سے تکنے لگا۔ "سب ٹھیک ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے تم اپنی امی کو لے کر آنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ یوں پریشان ہونے سے کیا ہو گا؟ میں تمہارے پاس ہوں اور فکر نہ کرو کہیں نہیں جا رہی۔ اتنے سال انتظار کیا ہے تو کچھ اور سال بھی سہی۔" وہ مسکرا دی۔ کھلکھلا دی اور وہ اس کی کھلکھلاہٹ میں کھو گیا۔ ان کے درمیان محبت نہ بھی ہوتی تو بھی ایک اعتبار تھا' یقین تھا۔۔ وہ جانتا تھا وہ اپنی بات پر قائم رہے گی۔ وہ جواب میں بے ساختہ مسکرا دیا۔

---☆☆☆---

اس نے پہلی بار سعد کو دیکھا تھا۔ نہیں یہ کہنا کچھ غلط ہو گا۔ اس نے کئی سالوں میں پہلی بار اسے دیکھا تھا۔ ہنستا مسکراتا خوش باش شخصیت۔۔ ہینڈسم اور ہر عام لڑکی کے معیار پر پورا اترنے کے قابل۔ وہ اسے گھر چھوڑنے آیا تھا۔ گاڑی کا ہارن سن کر وجیح نے دروازہ کھولا تھا۔ وہ دونوں ہنستے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ جانے کیا تھا کہ وہ دونوں کو یک ٹک تکنے لگا۔

"میں تمہارا انتظار کروں گا۔" وہ اس سے وعدہ لے رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیا واقعی؟" وہ ہنس رہی تھی۔ حذیفہ بیگ لیتے ہوئے دروازے کی طرف آیا تھا۔

"وجیح بھائی جگہ دیں۔" اس نے جگہ مانگی تو وہ چونکتا ہوا سائڈ ہوا۔

"ہاں پھر میں تمہیں ڈرائیونگ سکھادوں گا اور شہر بھی دکھادوں گا۔ تم نے ابھی تک زیادہ کچھ دیکھا نہیں ہے نا۔"

"ہاں بالکل! ان شاءاللہ اگلی بار۔" وہ اسے خدا حافظ کرتی اندر آ گئی۔ "اسلام علیکم۔" اس نے حیرانی سے وجیح کو سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام۔" وجیح نے گلا کھنکھارتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"آپ کب آئے؟" وہ ایک ہفتے بعد گھر لوٹی تھی۔

"میں دو دن سے یہیں ہوں۔" وہ اندر جانے کے لیے پلٹ گیا تھا۔

"اچھا؟ جب تک میں یہاں تھی آپ نے چکر بھی نہیں لگایا تھا۔" یہ گلہ نہیں تھا۔

"کیوں؟ تم میرا انتظار کر رہی تھیں؟" جانے وہ ہنسا تھا یا نہیں۔

"ہاں۔" اس کے یکدم اظہار پر آگے چلتا وجیح یکدم ہی رکا تھا۔ اس نے پلٹ کر زمل کو دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم میرا انتظار کر رہی تھیں؟" اس نے اب کی بار کچھ سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہاں میں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔" وہ ہلکا سا مسکرائی۔

"تم پاگل ہو؟ میرا کوئی کیوں انتظار کرے گا؟" وہ خود پر طنزیہ ہنسا۔

"کیوں؟ ابی بھی تو کرتے ہیں! غازی، شاہویز اور مراد چاچا بھی کرتے ہیں۔ آپ کے پیچھے بھی آپ کا ہی ذکر ہوتا ہے۔ تو پھر میں کیوں نہیں کر سکتی؟ میرے بھی تو اتنے ہی کزن ہیں آپ جتنے ان سب کے ہیں۔" وہ اپنے بیگ کو دونوں ہاتھوں سے تھامے اسے دیکھ رہی تھی۔ وجی کافی دیر تک کچھ نہ کہہ سکا۔

"ان کی بات الگ ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے لوگ الگ ہیں۔"

"کیا میں بھی ان دوسرے لوگوں میں شامل ہوں؟" وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگی۔

"میں نے ان کے ساتھ بچپن گزارا ہے 'تمہارے ساتھ نہیں۔۔" وہ بس سوال کر رہا تھا کہ جواب جان سکے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میرے ساتھ جوانی گزار لیں۔" وہ ہنس پڑی خود ہی اپنی باتوں پر کھلکھلا دی۔ "اس عمر میں نئے دوست بنائیں گے تو دوستی جمے گی۔" اس کی باتوں سے وہ قدرے امپریس ہوا تھا۔ تو وہ ہنسی مذاق کے علاوہ کچھ عقلمندانہ بات بھی کرتی تھی!

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ میرے دوست بنیں گے؟" بھلا یہ کیسی پیشکش تھی۔

"دوست بنو گی تو یاد نہیں رکھ پاؤں گا۔ دشمن بنو گی تو ساری زندگی یاد رہو گی۔" وہ اسے آزما رہا تھا۔ گویا اس کے ضبط کا امتحان لے رہا ہو۔

"پھر نہ دوست نہ دشمن! ایک ہم راز آپ بھی ڈیزرو کرتے ہیں۔ میں آج سے ہم راز!" وہ مسکراتی ہوئی نکل گئی اور چونک کر رہ گیا۔

وہ ہنکارہ بھرتا ہوا اس کی بیوقوفی پر بڑبڑاتا ہوا نکل گیا۔

---☆☆☆---

"ایسی بھی کیا مصیبت کہ بیٹے کی معصوم خواہش نہیں مانی جا سکتی۔" ابی کا موڈ کافی خراب تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"حد ہی ہو گئی بھئی۔ بھابھی کو مان جانا چاہئے!" عابد صاحب نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے افسوس سے کہا۔

"میں نے کہہ دیا ہے۔۔ اگر اس سے شادی نہیں ہوئی تو اس گھر میں میرے نام پر کوئی لڑکی نہیں آئے گی۔" اس کا فیصلہ اٹل تھا۔ وہ غصے میں سرخ بیٹھا تھا۔

"نہ کرو شادی بیٹھے رہو ساری عمر کنوارے! لڑکی آئے گی تو میری پسند کی! تمہاری دوستی کی حد تک وہ ٹھیک ہے لیکن میری بہو بنانے کا خیال نہ ہی آئے تو بہتر ہے۔" کچن سے لبنیٰ کی آواز آئی تھی۔

"میں جانتا ہوں آپ اپنی کزن کی بیٹی کو سوچ بیٹھی ہیں۔ میں نہیں کروں گا اس شادی آپ یہ خوب جانتی ہیں۔ کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں کہ مجھ پر یہ فیصلے تھوپے جائیں۔ زندگی مجھے گزارنی ہے میں جانتا ہوں کیا درست ہے۔" وہ چیخ اٹھا تھا۔ "وہ لڑکی محض ایک لڑکی نہیں ہے۔ میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے۔ میں نے اس سے محبت کی ہے اور میں کسی سے ایسی محبت نہیں کر سکتا۔" غصے سے رگیں پھٹنے کو تھیں جب ابی کی آواز نے اس کو چپ کیا تھا۔

"ماں سے ایسے بات کرتے ہیں؟" وہ چیخے نہیں تھے 'دھاڑے تھے اور وہ ان کی دھاڑ پر اپنے ہونٹ سی گیا تھا۔ وہ ابی کے آگے کبھی زبان نہیں چلا سکتا تھا۔ البتہ آنکھیں غصے سے سرخ اور کنپٹی کی رگیں پھولی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہوئی نظر آتی تھیں۔ وہ خود ضبط کرتے ہوئے طیش سے کانپ رہا تھا۔ بازوؤں کی تمام رگیں پھول کر ابھر گئی تھیں جبکہ گردن پر نسیں واضح باہر محسوس ہوتی تھیں۔ وہ تیزی سے اپنا ہیلمٹ اٹھاتا ہوا باہر نکلا تھا۔ بازو اس تیزی سے کانپ رہے تھے کہ اس کا خود پر قابو رکھنا مشکل ہو گیا۔ اس نے گارڈ سے چیختے ہوئے دروازہ کھولنے کو کہا تھا۔ اس کی آواز پر دروازے سے اندر داخل ہوتا غازی تیزی سے بڑھا۔

"کہاں جا رہے ہو؟" اس نے بائیک سے چابی نکالنی چاہی مگر شاہ ویز نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔

"دفع ہو یہاں سے۔" اس کی آواز کافی بلند تھی۔ زمل اس کی آواز سن کر گھبراتے ہوئے نیچے آئی تھی۔ اسے لگا شاید غازی اور شاہ ویز لڑ پڑے ہیں۔

"تو نہیں جائے گا۔ دروازہ بند کرو۔" اس نے تیزی سے گارڈ کو کہا تھا مگر شاہ ویز اسی تیزی سے باہر بائیک لے کر نکلا تھا۔ "پاگل مت بنو شاہ ویز۔ اتنے غصے میں چلاؤ گے بائیک؟ کہیں ٹھوک کر مرنے کا ارادہ ہے تو سن لو اس طرح سے نہیں ملے گی رباب تمہیں! یہ معاملات ایسے نہیں کہ یوں غصہ کرنے سے سلجھ جائیں۔" وہ اپنے غصے کی آخری حد کراس کر گیا تھا۔ غازی اس کی جانب بھاگا تھا مگر شاہ ویز بائیک اسٹارٹ کر چکا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اور اگر یہاں مزید رہا تو بھی رباب کو نہیں پا سکوں گا۔ میرا دماغ پھٹ جائے گا یا اپنا سر میں کسی دیوار پر دے ماروں گا۔" بائیک کی آواز گونجی تھی اور وہ تیزی سے نکالتا ہوا گھر سے دور نکل گیا تھا۔ غازی کی سانسیں سینے میں ہی اٹک گئیں۔

"اسے کیا چاہیئے؟" وہ پریشان نظر آتی تھی۔

"اسے وہ لڑکی چاہیئے۔" وہ گہری سانس بھرتا رہ گیا۔

"کون لڑکی؟" زمل الجھی۔

"جس کے لیے وہ سات سالوں سے جنگ لڑ رہا ہے۔" اس نے بے چارگی سے بتایا تھا اور وہ تاسف سے اسے سوچتی رہ گئی تھی۔ جانے کتنی خوشنصیب تھی۔

---☆☆☆---

"چائے پیئیں گے؟" مائرہ نے جہانگیر کے اسٹڈی روم کا دروازہ کھولا تھا۔

"پوچھنے والی بات ہے کیا؟" ان کے لہجے میں بیزاری تھی۔ وہ شرمندہ ہوتی ہوئی معذرت کرنے لگیں۔

"ویسے ایک بات بتاؤ تمہارا صاحبزادہ کہاں ہے؟"

READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"یہ اس کے جم جانے کا وقت ہے۔ابھی آتا ہی ہوگا۔"انہوں نے سنبھل کر بتایا۔

"بہت زعم ہے اسے خود پر! جانے کیا ایسا کھاڑا ہے اس نے جو ہماری نظروں سے دور ہے۔"وہ طنز کرتے باز نہ آئے تھے۔

"آپ کا بیٹا ہے وہ۔۔"وہ تڑپ اٹھیں۔

"چپ رہو! بار بار یہ احساس نہ دلاؤ کہ یہ اولاد ہماری ہے۔ایسی اولاد سے اچھا تھا بے اولاد رہتے یا تم بانجھ ہوتیں!"وہ ترخ بولے تو کمرے سے باہر کھڑے وجیح نے دروازے کے پاس کھڑی ماں کی پشت دیکھی۔مائرہ نے تیزی سے پیچھے دیکھا تھا کہ کہیں وجیح نہ آجائے مگر وہ پیچھے ہی کھڑا تھا۔ماں کو تکتا ہوا۔۔خاموش۔۔اس نے ایسے پرٹینڈ کیا جیسا کچھ سنا ہی نہ ہو اور سامنے سے نکل گیا حالانکہ جہانگیر کے سوا وہ دونوں جانتے تھے کہ یہ بات اس کے کانوں میں پڑ چکی ہے۔ان کا دل اس قدر گہرائی سے کٹ کر رہ گیا کہ وہ زبان سے اظہار بھی نہ کر سکیں۔

---☆☆☆---

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس کی انگلیاں ہینڈل پر جمی ہوئی تھیں اور بائیک کی اسپیڈ حدوں کو کراس کرتی ہوئی بڑھتی جارہی تھی۔ سانسیں چڑھی ہوئی تھیں۔وہ ایک بہترین بائیکر تھا جس نے کبھی کوئی ریس نہیں ہاری تھی مگر آج لگ رہا تھا کہ ہینڈل چھوٹ جائے گا اور کسی کھائی میں دور جا گرے گا۔جانے اس ایک گھنٹے میں وہ شہر کے کس کونے میں نکل آیا تھا کہ اگر یہاں گر جاتا تو شاید کبھی نہ مل پاتا۔

وہ سات سالوں سے اپنی ماں کی رضامندی کے لیے خوار ہو رہا تھا۔اس کی ہمت جواب دے رہی تھی اور دماغ بغاوت پر اتر چکا تھا۔آج واضح معنوں میں تھک چکا تھا۔یہ اس کے پاس آخری موقع تھا۔۔محبت کے لیے یہ سات سالوں کی جنگ جلد ختم ہونے والی تھی۔۔یا تو وہ جیت جاتا تو سکندر ہو جاتا۔۔ہار جاتا تو مر جاتا۔اس کی انگلیاں ہینڈل سے پھسلنے لگیں۔رفتار اب اتنی تیز نہیں تھی کہ وہ اب تھک رہا تھا۔اس نے وہ سات سال یاد کیے تو بے دردی سے آنکھیں میچ لیں اور یہیں آنکھوں کا میچنا تھا کہ وہ بائیک بے قابو ہوئی اور پھسل گئی۔وہ منہ کے بل زمین پر رگڑتا ہوا دور جا گرا تھا۔

---☆☆☆---

"کون سے اسپتال میں ؟" لبنیٰ نے روتے ہوئے پوچھا تھا۔

"کیا ہوا ہے ؟ خیریت ہے ؟" مراد سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"شاہ ویز کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔میں اسپتال جارہا ہوں۔"عابد صاحب تیزی سے باہر نکلتے تھے اور ان کے پیچھے حواس باختہ مراد بھاگا تھا۔ابی جان کا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا تھا۔زمل گھبرائی گھبرائی حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"مجھے بھی ساتھ لے چلو مراد۔۔مجھے میرے بچے کے پاس لے چلو!"وہ روتی جارہی تھیں جب مراد نے انہیں ساتھ لے کر جانے کا فیصلہ کیا۔حذیفہ اس شور سے ڈر کر بہن کے پلو سے لگا ہوا تھا۔

"زمل تم ابی کا خیال رکھو ہم آتے ہیں۔"گھبراہٹ اور خوف کے مارے مراد کے الفاظ لڑکھڑا رہے تھے۔اسے یہ سب ناقابل یقین سا لگا۔شاہ ویز اور اسپتال؟وہ آگے سوچ بھی نہ سکا تھا۔اس کا رائٹ ہینڈ اس کی ہاں میں ہاں ملانے والا شاہ ویز!پورچ سے گاڑی نکلنے کی آواز آئی تھی اور گھر کے دروازے بند ہوئے تھے۔

"ارے کیسا ہوگا میرا بچہ!"ابی جان رو رہے تھے۔ان کی حالت خراب ہو رہی تھی اور زمل انہیں سنبھالنے کی بمشکل کوشش کر رہی تھی۔

"وہ ٹھیک ہوگا آپ فکر نہ کریں۔اسے زیادہ چوٹ نہیں آئے گی ابی!اپنی طبیعت خراب نہ کریں مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔"اس کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ابی بار بار شاہ ویز کا نام لے رہے تھے۔ان کا سر ایک

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

طرف کوڈھلک رہا تھا۔غازی باہر تھااور زمل کو یقین تھا کہ وہ باہر سے ہی اسپتال چلا گیا ہو گا۔اسے کوئی یاد آیا تو وہ وجیح تھا۔اس نے حذیفہ سے موبائل لانے کا کہا مگر وہ پہلے ہی خوف سے اس سے چپکا بیٹھا تھا۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔شاہ ویز بھائی کو کیا ہوگا؟"اس کی روہانسی آواز پر وہ مزید گھبرائی تھی۔موبائل تیزی سے اٹھاتے ہوئے وجیح کو کال ملائی۔رات کے ڈھائی بج رہے تھے۔

"ہیلو۔"اسے ایک بھاری اور گھمبیر آواز سنائی دی۔یہ آواز سن کر ایک سکون تھا جو زمل کی رگوں میں دوڑا تھا۔

"وجیح۔"وہ رو دی۔

"کون؟"اس کی آواز کی سختی بھی زمل کو نرمی ہی لگنے لگی۔

"وجیح مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"آواز بھیگی ہوئی تھی۔

"زمل؟کیا ہوا؟کیوں ڈر لگ رہا ہے کیا پھر غازی کی منگھڑت باتوں میں آگئی ہو؟تم سے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ سب۔۔۔"یکدم ہی زمل نے اس کی بات کاٹی۔

"شاہ ویز کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے وہ اسپتال میں ہے۔غازی،مراد چچا سب لوگ اسپتال میں ہیں۔ابی،میں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اور حذیفہ گھر پر ہیں اور ابی کی طبیعت خراب ہو رہی ہے وہ بار بار شاہ ویز کا نام لے رہے ہیں۔" وہ تیزی سے بولتے بولتے رو گئی اس بات سے غافل کے وہ اپنے ہر ایک لفظ سے وجیح کے ہوش اڑاتے گئی تھی۔

"آرہا ہوں میں۔۔"کافی دیر کے وقفے سے اس کی آواز آئی تھی اور وہ دس منٹ کے اندر گھر میں موجود تھا۔

"ابی ؟" وہ تیزی سے ان کی جانب بڑھا۔اس نے تیزی سے بلڈ پریشر کی مشین نکال کر ان کا بی پی چیک کیا جو کافی ہائی آرہا تھا۔

"شاہ ویز کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے وجیح! میرا بچہ تکلیف میں ہے۔" وہ اس کے آگے ہائپر ہونے لگے۔

"میں نے کال کی تھی۔وہ کہہ رہے ہیں زیادہ چوٹ نہیں آئی ابی فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔اس کی بائیک چھوٹ گئی تھی تو وہ منہ کے بل جا گرا۔ شکر کہ اس نے ہیلمٹ پہن رکھا تھا۔ سر پر کوئی چوٹ نہیں آئی وہ بہتر ہے پہلے سے !"اس کے بتانے پر انہوں نے اللہ کا اونچی آواز میں روتے ہوئے شکر ادا کیا تھا۔"آپ نے اپنی طبیعت دیکھی ہے ؟ خود ہی تو کہتے اللہ سب بہتر کرنے والا ہے۔آپ کو کچھ ہو جائے تو خود شاہ ویز خوش رہے گا؟ ہم سب کو ایک دن آپ یوں ہی مار دیں گے۔" وہ اب خود جذباتی ہو رہا تھا اور زمل انگلیاں چٹختے ہوئے کسی خوف سے دیکھ رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں اب ٹھیک ہوں۔ مجھے۔۔ مجھے میری گولیاں دے دو تاکہ میں سکون لے سکوں۔" انہیں کافی چین ملا تھا۔ وہ کافی دیر اللہ اکبر کا ورد کرتے رہے تھے۔ جانے کب گولیوں کے اثر کے باعث آنکھ لگی کہ وہ وہیں سو گئے۔ اس پریشانی اور خوف میں حذیفہ بھی سو گیا تھا۔ زمل اسے چادر اوڑھانے لگی۔ وجیع انہیں پر سکون سوتا دیکھ کر چین کا سانس لیتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔ اس کے پیچھے زمل بھی بڑھی تھی۔

"آپ جا رہے ہیں؟" اس نے گویا اسے روکا تھا۔ وہ چلتے چلتے تھم سا گیا۔

"تم چاہتی ہو میں رکوں؟" اس نے بغیر مڑے پوچھا۔ گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ دور دور کچھ لائٹیں جلی ہوئی تھیں۔

"مجھے ڈر۔۔" وہ کہتے کہتے رک سی گئی کہ پچھلے کچھ گھنٹوں میں اس لفظ کا وہ خاصا استعمال کر چکی تھی۔

"کوئی ایسا وقت ہے جب تمہیں ڈر نہ لگے؟" اس کے سرد لہجے میں ذرا اپنائیت نہیں تھی۔ وہ اس کی لمبی چوڑی پشت تکتی رہ گئی۔

"کوئی ایسا وقت ہے جب آپ مجھ سے کچھ نرمی سے بات کریں؟" وہ خود کو روہانسا ہونے سے بمشکل روکتی رہی مگر بھیگی ہوئی آواز کو قابو نہ کر سکی۔ "آپ جا سکتے ہیں۔ کم از کم یہ ڈر آپ کی کڑوی اور سخت

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باتوں سے زیادہ نہیں ہے۔"اس کی سفاک لہجے پر وہ نجانے کتنی بار ہرٹ ہو چکی تھی۔وہ دکھ سے کہتی ہوئی تیزی سے اندر چلی گئی تھی مگر وہ ٹھہر چکا تھا۔جانے کتنی دیر اس کی باتوں کی گہرائیوں کو محسوس کرتا ہوا وہ تھوڑی دیر بعد آگے کو بڑھ گیا۔

---☆☆☆---

"ہیلو زمل؟"غازی کی کال آئی تھی۔وہ اپنے لیے چائے بنا رہی تھی۔ صبح کا اجالا پھیل رہا تھا۔کچن سے باہر لاؤنج تھا جہاں نرم اور کمفرٹ صوفے پر ابی جان سو رہے تھے اور وہی دوسرے صوفے پر حذیفہ نیند کے مزے لے رہا تھا۔البتہ زمل کو خوف نے جگائے رکھا تھا۔وہ کسی بھی بری خبر کا انتظار نہیں کر سکتی تھی۔اس نے مزید خود کو جگائے رکھنے کے لیے چائے چڑھائی تھی۔

"ہاں۔کیسا ہے شاہ ویز؟"

"اب بہت بہتر ہے۔بس دواؤں کے زیرِاثر سو رہا ہے۔"

"اللہ کا شکر!"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وِیج سے بھی کہہ دو کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ رات نیند سے اٹھ کر تمہارے پاس آیا تھا۔ مجھے حیرانی ہوئی جب اس نے بتایا کہ تم نے کال کی تھی۔ حالانکہ ہم جتنا بھی اٹھالیں وہ اٹھتا نہیں ہے۔۔ بلکہ ہماری کال نیند میں اٹھاتا ہی نہیں اور تمہارے لیے اڑ کر آ پہنچا۔" زمل کا دماغ ایک جگہ ہی اٹک چکا تھا۔

"وِیج کو میں کیسے بتاؤں۔۔ وہ اسپتال میں تمہارے ساتھ نہیں ہیں؟" اس نے حیرانی کا اظہار کیا۔

"ایسا کیسے ممکن ہے میری ابھی اس سے بات ہوئی ہے وہ اعوان ہاؤس میں ہی ہے بدھو! وہ تمہاری وجہ سے اسپتال نہیں آیا۔ اس نے بتایا کہ تمہیں ڈر لگ رہا تھا۔ اسے دیکھ لو یہیں باہر ہوگا۔" اس کی کال رکھ کر وہ تیزی سے کچن سے باہر نکلی تھی۔ لاؤنج کا دروازہ جو لان میں کھلتا تھا وہاں سے باہر جھانکتے ہوئے اس نے کھو جا تھا۔ وہ سامنے ہی میز کے ساتھ لگی چیئر پر بیٹھا تھا۔ اس کا موبائل میز پر رکھا تھا اور وہ خود اپنی گردن پیچھے کو پھینکے آنکھیں مونده ہوا تھا۔ وہ اسے بے یقینی سے تکتی رہ گئی۔ جانے کیا تھا کہ وہ نظریں نہ ہٹا سکی۔ وہ جب رات اس سے مل کر اندر گئی تھی تو اسے لگا تھا کہ چلا گیا ہے۔ اس نے پھر لاؤنج کا دروازہ اندھیرے کے خوف سے نہ کھولا تھا۔۔ کتنی بے خبر وہ اس کی موجودگی سے رہی تھی۔ اسے وہیں چھوڑتی وہ چائے میں اضافہ کرتی ایک اور کپ بڑھا گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

---☆☆☆---

"چائے۔۔"اسے نسوانی آواز نے آنکھیں کھولنے پر مجبور کیا تھا۔وہ سردی سے ہاتھ مسلتا ہوا اٹھ کر بیٹھا۔

"چار گھنٹے سردی میں باہر رکھ کر تمہیں خیال آہی گیا لاؤنج کا دروازہ کھولنے کا۔"وہ اٹھ کر صحیح سے بیٹھا۔اوس گر رہی تھی۔اس درختوں کے پتوں پر نمی محسوس کی۔

"آپ باہر بیٹھے تھے۔مجھے لگا چلے گئے۔"

"ہاں بس سوچا بابی کے لیے رک جاؤں۔"اس نے گرم چائے کا کپ تھاما۔

"غازی نے بتایا کہ آپ میرے ڈرنے کی وجہ سے ٹھہر گئے۔"

کپ لبوں سے لگاتے ہوئے وجیح نے دل ہی دل میں غازی کو گالی سے نوازہ تھا۔

"ہاں تمہیں کہیں پھر وہ جن نظر نہ آجائے۔"وہ طنزیہ بولا مگر اب کی بار زمل کو برا نہیں لگا تھا۔وہ مسکرا رہی تھی۔وجیح کی اس پر نظر پڑی۔"تم مسکرا کیوں رہی ہو؟"اس نے ایک آئبرو اچکا کر پوچھا۔

"اس سفاک شخص میں کہیں ایک گوشہ نرم بھی ہے مجھے علم نہیں تھا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں سفاک ہوں؟ خیر مجھے حیرت نہیں ہوئی۔ میں اپنے احساسات فیک نہیں کر سکتا۔ جب جو ہوں گا وہیں ظاہر کرتا ہوں۔ کسی کا بلاوجہ دل نہیں رکھ سکتا۔" وہ ہنکارہ بھر گیا۔

"مگر آپ نے رکھا۔" وہ اسی جست سے بولی۔

"کیا؟" اس کی سنجیدگی بڑھ گئی تھی۔

"دل۔"

"مطلب؟" وہ الجھ گیا۔ کیا پہیلی کھیلتی تھی یہ لڑکی۔

"آپ نے یہاں رات ٹھہر کر میرا دل رکھا ہے اور آپ جانتے ہیں آپ دل بہت اچھا رکھ سکتے ہیں۔" وہ اسے خاموش کر گئی تھی مگر یہ پہلی بار نہیں تھا۔ وہ اب ایسا ہی تو کرنے لگی تھی۔ جسے کوئی چپ نہ کروا سکا اسے وہ لاجواب کر دیتی۔ وہ آنکھیں چرا گیا۔

---☆☆☆---

اس کا ہاتھ بری طرح زخمی ہوا تھا البتہ پاؤں پر کچھ چوٹیں آئی تھیں۔ وہ بے ہوش نہیں ہوا تھا جبھی اس نے غازی کو کال کر کے بلایا تھا۔ نیند کی دوا سے کافی دیر بعد وہ اٹھا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ابی کہاں ہیں؟"اس نے اٹھتے ساتھ ہی پوچھا تھا۔

"گھر پر ہیں! بس تمہاری وجہ سے بہت پریشان ہو گئے تھے۔"عابد صاحب نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

"آپ سب لوگ یہاں کیوں جمع ہو گئے۔خدانخواستہ موت کی دہلیز تک نہیں پہنچا تھا۔ٹھیک ہوں۔"

وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"خدانہ کرے! ایسا بھی کیا ہوا کہ تم نے اپنا ایکسیڈنٹ ہی کروالیا؟"

"جو ہو رہا ہے وہ کون سا اچھا ہے۔"اس نے آنکھیں موند لیں۔

---☆☆☆---

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

READERS CHOICE

https://ezreaderschoice.com

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اگلے کچھ دن کافی بہتر گزرے تھے۔شاہ ویز اپنے دن کا زیادہ حصہ ابی کے پاس ہی گزارتا تھا۔ابی نے اس سے بائیک کی چابی بھی چھین رکھی تھی اور وہ جانتا تھا کہ ان سے لینا اب واقعی آسان نہیں تھا۔غازی کی چھیڑ چھاڑ البتہ مزید بڑھ گئی تھی۔عابد صاحب اور اس کا شور تو ویسے بھی گونجتا ہی رہتا تھا۔وہ تنگ کرنے کا کوئی موقع چھوڑنا گناہ سمجھتا تھا۔زمل خوش نظر آتی تھی۔وہ اب بے حد مطمئن تھی البتہ ونیج پھر کچھ دنوں کے لیے غائب ہو گیا تھا۔وہ جب بھی یوں کچھ دنوں کے لیے غائب ہوتا تھا' کچھ نہ جانتے ہوئے بھی ابی سب جان جایا کرتے تھے۔وہ جان جایا کرتے تھے کہ خان ہاؤس میں پھر کوئی تماشہ ہوا ہے۔وہ جانتے تھے کہ کیسے ونیج کنارہ کشی اختیار کر لیا کرتا تھا۔وہ نہ ان حالات کو قابو کر سکتا تھا اور نہ خود کو۔۔کسی کو تکلیف نہ پہنچا سکے اس لیے خود ہی اپنوں سے دور ہو جاتا۔

"خدا کرے مجھے کبھی محبت نہ ہو!" اس نے غازی کو کہتے سنا تھا۔

"خدا کرے تجھے محبت ہو اور بالکل ویسی ہو جیسی مجھے رباب سے ہے۔پھر تجھے اندازہ ہو گا کہ محبت کے بعد دنیا کا ہر غم چھوٹا اور محبت کا ہر چھوٹا غم بڑا لگتا ہے۔" شاہ ویز مسکرایا تھا اور غازی ہنس پڑا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مجھے نہیں لگتا کہ کوئی میرے ساتھ ٹھہرنا چاہے گی۔ تمہیں لگتا ہے میں برداشت کے قابل ہوں؟ کسی کو بھی زچ کر دینے کی حد تک تنگ کرنے میں ماہر ہوں۔" وہ ہنستا تھا اور زمل مسکراہٹ دباتی تھی۔

"مراد کو دیکھ کر کلیجے میں ٹھنڈ پڑتی ہے۔ یعنی کہ اس کی عمر تک کنوارہ رہنے میں برائی نہیں۔"

البتہ مراد کی دکھتی رگ وہ دبا جاتا تھا۔

"یعنی چاچو کبھی تمہاری اولاد کی شکل نہیں دیکھ پائیں گے؟" شاہ ویز نے عابد صاحب کو دیکھا تھا۔

"میں تو بہو بھی ایسی لاؤں گا جو اس کی طرح اس سے زبان چلا سکے۔ وہی سدھارے گی۔ تھوڑی تیز زبان لڑکی ہو گی تو ہی اس کے ساتھ زندگی گزار سکے گی ورنہ یہی اس پر حاوی رہے گا۔" انہوں نے تو گویا چڑ کر کہا۔

"اماں بھی شاید مجھے آپ کو پکڑا کر اللہ میاں کے پاس اس لیے ہی چلی گئی تھیں کہ آپ کے ساتھ رہنا دشوار ہو رہا تھا۔ تیز زبان جو نہیں تھیں بیچاریں۔" اس نے برابر کیا۔ گویا حساب لیا ہو۔ عابد صاحب دانت کچکچا کر رہ گئے۔

"ماں زندہ بھی ہوتی تو تم جیسی اولاد دیکھ کر یا تو اسپتال چھوڑ آتی یا خود کے مرنے کی دعا کرتی۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہاں۔۔شوہر جیسا ایک بیٹا ہو جائے تو ایسا ہی محسوس ہوتا ہے ایک عورت کو۔۔"اس کے ماتھے پر شکن تھے۔وہ جواب موقع پر دے رہا تھا۔

"زبان تو دیکھو۔ ہڈ حرام اولاد کو ساری زندگی پالا میں نے۔"وہ اپنا اخبار پڑھنے میں مصروف تھے۔

"ویسے افسوس رہے گا کہ اماں اکیلی چلی گئیں مجھے آپ کو پکڑا کر۔۔ساتھ لے جاتیں تو کم از کم یہ تو نہ سہنا پڑتا۔"اس کا یہ کہنا تھا کہ عابد صاحب اس کی شکل دیکھتے رہ گئے۔

"بے غیرت اولاد۔"وہ بس یہی کہہ سکے اور اٹھ کر باہر نکل گئے۔

"زبان کی تیزی کبھی کبھی روک لینی چاہیئے!"شاہ ویز نے اسے گھورا تھا تو وہ مسکراہٹ دباتا رہ گیا۔

"واقعی آج میں زیادہ ہی بول گیا۔"

---☆☆☆---

"میں نے دستر خوان باہر جھٹک دیا تھا۔"اس نے گویا تسلی کے لیے دوبارہ بتایا۔

"جھٹک تو دیا تھا تاکہ مگر باہر ہی چھوڑ آئی تم گلی میں!"اماں نے ہنس کر اسے بتایا تو وہ ماتھے پر ہاتھ مار کر رہ گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"پاگل ہو گئی ہوں میں۔"اس نے اپنی بیو قوفی پر ماتم کیا۔

"حنانہ دماغ کہاں چھوڑ آئی ہے؟"اماں کو گویا اسے چھیڑنے کا موقع ملا تھا۔

"حنانہ اپنا دماغ تھانے میں ہی چھوڑ آئی ہے۔"اس نے زیر لب دھیرے سے کہا تا کہ اماں نہ سن سکیں۔

"خیر میں لاتی ہوں باہر سے۔۔"

"ارے ٹھہر حنانہ! یاد ہے رخسانہ خالہ نے ہمارے گھر کا دروازہ کھلا دیکھا تھا تو کال کر کے اطلاع دی تھی۔میں جب بند کرنے گئی تو اسی وقت کسی نے اسے باہر سے بھیڑ سا دیا تھا۔جانے کون تھا۔"

"چھوڑیں اماں۔۔کوئی ہو گا۔"وہ اکتائی نظر آتی تھی۔

"رخسانہ خالہ بتا رہی تھیں کہ انہوں نے اس دن کسی شخص کو دیکھا تھا۔یہ بھی کہہ رہی تھیں کہ وہ جائزہ لے رہا تھا۔مجھے خوف آ رہا ہے۔کہیں وہ اریب کمبخت کے آدمی تو نہیں تھے؟مجھے بڑا ہی خوف ہے۔یہ کیا ہو رہا ہے۔"اب کی بار حنانہ بھی چونکی تھی۔

"خالہ نے آپ کو حلیہ نہیں بتایا اس شخص کا؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"نہیں وہ کہہ رہی تھیں کہ کچھ دنوں پہلے انہوں نے دور ایک اور شخص کو گلی میں تانک جھانک کرتے دیکھا تھا۔جانے کون ہے۔۔تو گھر میں رہا کر حنانہ! وہ بدبخت کچھ بھی کر سکتا ہے۔"حنانہ نے گہری سانس بھری۔

"ڈر کر گھر میں بیٹھ گئے تو پال لیا پیٹ اماں۔"

"تو گئی تو تھی تھانے؟ کیا کہا پولیس نے؟ تو نے تو کہا تھا کہ ڈی ایس پی سے بھی ملنا پڑا تو چھوڑوں گی نہیں۔۔"

حنانہ اب کی باران کا چہرہ ہی تکتی رہی۔

"چھوڑیں اماں ہم دیکھ لیں گے!"

"کیا وہ مدد نہیں کریں گے؟"انہوں نے دکھ سے پوچھا۔

"نہیں۔۔"وہ مزید کچھ نہ کہہ سکی۔

"ڈی ایس پی سے بھی نہیں ہو پائی ملاقات؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وہ اتنا اچھا ہے اماں کہ وہ مدد کرے گا تو احسان نہیں اتار پاؤں گی۔" وہی دھیمی آواز۔ "نہیں۔۔ نہیں کرے گا۔" وہ زور سے بولی۔

"پولیس تو محافظ ہوتی ہے عوام کی۔۔" وہ بیچارگی سے بڑبڑا رہی تھیں۔

اگلے دو دن بھی اس نے اماں کے منہ سے یہی باتیں سنیں۔ وہ بار بار خوف کھا رہی تھیں اور حنانہ اس سب کو سمجھنے سے قاصر تھی۔ اریب اتنے سالوں سے پیچھے تھا مگر اس نے کبھی یہ حرکت نہیں کی تھی۔ وہ دن دیہاڑے تماشہ لگاتا تھا یوں چھپ چھپ کر نہیں آتا تھا۔ کیا وہ واقعی اس بار کچھ کرنے کے درپے تھا؟ اسے کچھ خوف سا آنے لگا۔

"پتا نہیں کون لڑکا تھا۔ اس کا چہرہ نہیں دیکھا۔ کبھی وہ نظر آتا ہے کبھی ایک دو لڑکے ہوتے ہیں دور بیٹھ کر تانک جھانک کرتے رہتے ہیں۔ تمہیں پولیس کو خبر کرنی چاہیئے بیٹی۔" رخسانہ خالہ حنانہ کی اماں سے زیادہ سہمی ہوئی تھیں۔ "میری دو بیٹیاں ہیں اور میرا گھر بالکل تمہارے گھر کے برابر ہے۔ سب شک کی نگاہ سے دیکھیں گے اس مسلے کو سلجھاؤ۔" "اوہ تو یہ بات تھی۔" "صبح صبح دیکھا ہم نے اسے اجالے میں۔۔ جانے کون لڑکے جو صبح سویرے آ کھڑے ہوتے ہیں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

حنانہ مزید الجھ گئی۔اگلے دن وہ صبح اسکول جانے کے لیے اٹھی تھی۔ساری رات وہ الجھنوں کو سلجھاتی رہی تھی اور اتنے وقت میں وہ کسی مدعے تک پہنچ چکی تھی۔وہ جانے کے لیے چادر اوڑھ رہی تھی جب اس نے باہر کسی کے کھنکھارنے کی آواز سنی۔بھلا صبح سات بجے کون گھر کے باہر ہو سکتا تھا۔اس کے دل نے خطرے کی گھنٹی بجائی مگر وہ کافی باتیں اب تک سلجھا چکی تھی۔اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے دروازہ کھولا اور جسے سامنے پایا اسے دیکھ کر حیرانی نہیں ہوئی تھی۔البتہ وہ کافی زیادہ چونک کر اب گھبرائے گھبرائے پیشانی کجھانے لگا تھا۔

"مجھے پتا تھا یہ تم ہو۔انسپکٹر مراد اعوان!"وہ اسے یک ٹک تک رہی تھی اور مراد جھینپے کھڑا تھا۔حنانہ مسکرا نہیں رہی تھی بلکہ سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی۔

"سلام!"وہ جھجھکا۔

"کیوں آئے ہو تم؟میں نے معافی مانگ لی تھی۔اور تمہارے علاوہ کتنے لوگ میری جاسوسی کر رہے ہیں؟"

"تمہاری جاسوسی نہیں کر رہے۔اپنا فرض نبھا رہے ہیں!پولیس والے ہیں۔۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیوں کر رہے ہو ایسا؟ تم لوگوں کی ان حرکتوں سے محلے والے مشکوک ہو رہے ہیں۔" وہ اب پوچھ رہی تھی۔

"جب وہ کمینہ تمہارے گھر تماشہ کرنے آتا ہے تو وہ اس کو گریبان سے نہیں پکڑتے مگر جب ایک شریف لڑکا اور اس کے انسپکٹرز صرف باہر خاموشی سے جائزہ لیتے ہیں تو وہ مشکوک ہو کر شکایت لگا دیتے ہیں۔ واہ کیا انصاف ہے!" وہ طنز کر کے رہ گیا۔

"تم اس بات کے لیے یہاں آتے رہے ہو؟" وہ حیران ہوئی۔ "میں نے کہا تھا نا مجھے مدد نہیں چاہئے مراد! پلیز۔۔" وہ پھر اس کا احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے میں اسے اتنی آسانی سے چھوڑوں گا۔ یہ اتنے دنوں سے میری موجودگی اسی لیے تھی کہ اسے رنگے ہاتھوں پکڑ سکوں۔" ماتھے کی شکنیں پھیل گئیں۔

"تو پھر وہ مل گیا تمہیں؟" اس نجانے کیوں کچھ غصہ آیا۔

"ابھی تک تو نہیں۔"

"میری بات سنو!"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مجھے میرا کام کرنے دو حنانہ!"

"میری بات سنو مراد!" وہ مزحمت کررہی تھی۔

"میں برداشت بھی کیسے کرسکتا ہوں یہ سب! مجھ سے امید مت رکھنا کہ میں یہاں سے جاؤں گا۔" وہ بنا رکے کہہ رہا تھا۔

"اگر میں کہوں مجھے نہیں چاہیئے یہ مدد؟"

"تو پھر میں تمہیں کہوں گا کہ تمہیں تو کبھی میرا دل بھی نہیں رکھنا آیا۔" وہ تیزی سے بولتا ہوا ٹھہر گیا۔

"تم اب بھی میرا دل نہیں رکھ پا رہی۔اور نہیں چاہیئے مجھے تمہاری معافی اور نہ میں نے تمہیں معاف کیا ہے۔اب بھی میرے دل یوں روندنے کی ہمت ہے؟" وہ اسے سپاٹ لہجے میں کہتا ہوا تک رہا تھا اور حنانہ بے سدھ کھڑی تھی۔

"کون ہے حنانہ؟" اس کی اماں نے پکارا تھا۔

"اسلام علیکم آنٹی۔" وہ بدلا ہوا نظر آتا تھا۔۔کافی بدلا ہوا۔۔اب ویسی شرارت چہرے پر نظر نہیں آتی تھی اور نہ چہرے سے بچپنا چھلکتا تھا۔اب وہ ایک مضبوط مرد تھا۔پہلے وہ کلین شیو ہوا کرتا تھا مگر اب ہلکی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہلکی بیرڈ اس کے چہرے پر سجی تھی اور یہی اس کی شناخت چھپا گئی۔ اگر اماں اس سے ایک بار سے زیادہ ملی ہوتیں تو شاید پہچان جاتیں مگر وہ اس حد تک بدلا ہوا تھا کہ وہ سوچ بھی نہ اس طرف جا سکی۔

"وعلیکم سلام! تم کون ہو بیٹے؟"

اس سے قبل کہ وہ بولتا حنانہ تیزی سے بول اٹھی۔

"اماں یہ میری پرانی جاب کے کولیگ رہ چکے ہیں۔ ہم نے کافی پروجیکٹس ساتھ میں کیے ہیں۔" وہ کافی باتیں چھپا گئی کون سا اماں کو کچھ سمجھ آنا تھا۔

"واقعی! بیٹے اندر آجاؤ!" انہیں خوشی ہوئی۔

"انہیں ابھی جانا ہے یہ پھر کبھی آئیں گے۔" وہ دیکھ مراد کو رہی تھی البتہ مخاطب اماں سے تھی۔ مراد نے آئبرو اچکا کر حنانہ کو دیکھا۔ کس نے کہا وہ جا رہا تھا؟

"اچھا۔ چلو اب تو ملاقات تو ہوتی رہے گی۔ تم تو اچھے دوست بھی ہو اب حنانہ کے۔۔ اس سے مجھے ضرور ملوانا۔" دس سال سے زیادہ عرصہ! وہ کتنا زیادہ بدل چکا تھا مگر صرف ظاہری! حنانہ کچھ چونکی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں چلتی ہوں مجھے تاخیر ہو رہی ہے۔آپ بھی اپنے گھر چلے جائیں۔"اس نے دھیمے لہجے میں مراد سے کہا۔

"بلکہ ٹھہرو! بیٹے تم اسے بس اسٹاپ تک چھوڑ دو گے۔اس وقت گلیاں سنسان ہوتی ہیں۔"انہوں نے التجا کی۔وہ تو گویا فوراً مان گیا۔

"اماں میں کوئی پہلی بار نہیں جا رہی۔"اس نے آنکھیں دکھائیں۔

"آنٹی صحیح کہہ رہی ہیں حنانہ تم اب بھی ویسی ہی ضدی ہو۔"وہ مسکرا رہا تھا اور حنانہ اس کا چہرہ تک رہی تھی۔جانے یہ شخص اب کیسے دل پر وار کرنے والا تھا۔اماں دروازہ بند کرتی اندر چلی گئیں البتہ وہ پیشانی مسلتا اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے مسکرانے لگا۔

"کیوں کر رہے ہیں ایسا آپ؟"اس کا دل اس شخص کے لیے سو بار پگھلتا تھا۔

"یہ بس اسٹاپ والی بات پر کہہ رہی ہو یا اریب والی؟پہلی میری مجبوری ہے اور دوسرا فرض!"

"مجبوری بھی تو خود بنائی ہے۔آپ منع کر دیتے کہ نہیں چھوڑ سکتا۔"وہ کتابیں تھامے آگے بڑھ رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اب منع کر دوں گا کہ۔۔" وہ آگے دیکھنے لگا۔۔ جانے کہاں۔۔

"کہ ؟" وہ ٹھہری۔

"کہ نہیں چھوڑ سکتا۔" وہ خاموش ہو گیا اور ایک لمبی خاموشی دونوں کے درمیان پھیل گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com